Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 21

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

15 ربیع الثانی 1426 ہجری 24 ہجرت 1384 ہش 24 مئی 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 21 مئی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پر نور نے جنجہ (یوگنڈا) مشرقی افریقہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو توبہ اور استغفار کرنے کی تلقین فرمائی۔ پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ.

یہ قرآنی تعلیم کا احسان ہے کہ کروڑوں مخلوق ان گناہ کے امراض سے بچ گئی جو ان نشہ کی چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ اللہ کیا ہی عمدہ قرآنی تعلیم ہے کہ انسان کی عمر کو خبیث اور مضر اشیاء کے ضرر سے بچالیا۔ یہ منشی چیزیں شراب وغیرہ انسان کی عمر کو بہت گھٹا دیتی ہیں۔ اس کی قوت کو برباد کر دیتی ہیں اور بڑھاپے سے پہلے بوڑھا کر دیتی ہیں۔ یہ قرآنی تعلیم کا احسان ہے کہ کروڑوں مخلوق ان گناہ کے امراض سے بچ گئی جو ان نشہ کی چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ (ملفوظات جلد ۵ ص ۱۳۹)

ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی کے متعلق اسکے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے اشتہار دیا۔ اسکو آپ نے سنا۔ فرمایا کہ

اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں کہ اکثر نوعمر لڑکے، نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہیں تا وہ ان باتوں کو سن کر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں۔

فرمایا: اصل میں تمباکو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے اسلام لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے۔ لہذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔ (ایضاً ص ۱۳۶)

تمباکو کی نسبت مزید فرمایا: یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جاوے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔ ہاں مسکرات میں اسے شامل نہیں کر سکتے۔ اگر علاج کے طور پر ضرورت ہو تو منع نہیں ہے ورنہ یونہی مال کو بیجا صرف کرنا ہے۔ عمدہ تندرست وہ آدمی ہے جو کسی شے کے سہارے زندگی بسر نہیں کرتا ہے۔ انگریز بھی چاہتے ہیں کہ اسے دور کر دیں۔ (ایضاً ص ۲۳۵)

شراب تو انتہائی شرم، حیا، عفت، عصمت کی جانی دشمن ہے۔ انسانی شرافت کو ایسا کھو دیتی ہے کہ جیسے کتے، بلے، گدھے ہوتے ہیں۔ اسکا پیکر بالکل انہی کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ اب اگر بسکٹ کی بلا دنیا میں پھیلی تو ہزاروں ناکردہ گناہ بھی ان میں شامل ہو جایا کریں گے۔ پہلے تو بعض کو شرم وحیا ہی روک دیتی تھی اب بسکٹ لئے اور جیب میں ڈال لیے۔ بات یہ ہے کہ دجال نے تو اپنی کوششوں میں تو کمی نہیں رکھی کہ دنیا کو فسق و فجور سے بھر دے مگر آگے خدا کے ہاتھ میں ہے جو چاہے کرے۔ (ایضاً ص ۱۳۲)

اکثر دفعہ جب تک ایک شے کی کثرت نہ ہو تو اسکے خواص کا پتہ نہیں لگتا۔ شراب کی کثرت جو اس وقت یورپ وغیرہ میں ہے اگر یہ نہ ہوتی تو اسکے بدنتائج کیسے ظاہر ہوتے جس سے اس وقت دنیا پناہ پکڑنا چاہتی ہے۔ اور اسکی کثرت سے اسلام اور پیغمبر اسلام کی خوبی کھلتی ہے۔ جنہوں نے ایسی شے کو منع اور حرام فرمایا۔ (ملفوظات جلد ۶ ص ۱۰۵)

ہر احمدی ہر وقت سچے دل سے استغفار کرتے ہوئے اور توبہ کرتے ہوئے خدا کے حضور جھکے تا کہ اس کا پیار حاصل ہو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 20 مئی 2005ء بمقام جنجہ (مشرقی افریقہ)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں مشرقی افریقہ کے دورہ پر ہیں حضور انور نے یہ خطبہ مورخہ 20.5.05 کو جنجہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) سے ارشاد فرمایا جو سمعی رابطہ سے ایم ٹی اے پر براہ راست نشر ہوا خطبہ کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے۔

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ (ھود: ۴)

کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے مقصد پیدائش کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ دنیا اور اس کے کھیل کود تمہیں اللہ سے غافل نہ کر دیں بلکہ ہر وقت تمہیں اللہ کی رضا کو مدنظر رکھنا ہے اس کی عبادت کرنی ہے اگر یہ مقصد تمہارے پیش نظر رہے گا تو یاد رکھو کہ یہ دنیا خود بخود تمہاری غلام بن جائے گی حضور نے فرمایا لیکن ہم دیکھتے ہیں اس دنیا

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

توہینِ قرآن کا انتقام —— جہاد بالقرآن

ان دنوں عیسائیوں اور یہودیوں کی جانب سے اسلام دشمنی کا گھناؤنا کھیل بہت تیزی سے جاری ہے بدقسمتی سے مسلمانوں کے باہمی انتشار سے فائدہ اُٹھا کر انہوں نے نہ صرف مسلم ممالک کو پھاڑ کر رکھ دیا ہے بلکہ ان میں سے بہتوں کو اپنے زیرنگین کر لیا ہے۔ اپنی افواج ان ممالک میں بٹھا کر وہاں کے مقامی باشندوں کی ہر طرح تذلیل وتوہین کی جارہی ہے ابوغریب کی جیل میں مسلم قیدیوں کے ساتھ امریکی فوجیوں کی طرف سے جو بہیمانہ ووحشیانہ سلوک کیا جارہا ہے اس سے انسانیت کا سر شرم کے مارے جھک گیا ہے وہی امریکہ اور یورپ کے ممالک جو مسلم ممالک کو متعصب اور دشمن انسان کہتے ہیں وہ خود مجبور و مقید جنگی قیدیوں سے ایسا سلوک کر رہے ہیں جس کی اُمید جنگل کے جانوروں سے بھی نہیں ہے یہ سب تفصیلات اس قدر شرمناک واذیتناک ہیں کہ ہم ان کو دہرانا بھی مناسب نہیں سمجھتے۔

اب حال ہی میں ایک واقعہ اور سامنے آیا ہے بتایا جاتا ہے کہ افغانستان کی جیل میں بعض مسلم قیدیوں سے اپنی بات منوانے کیلئے امریکی فوجیوں نے نعوذ باللہ من ذالک قرآن مجید کو پھاڑ ڈالا اور گندی جگہ پر پھینک دیا اس نہایت افسوسناک واقعہ پر افغانستان سمیت اور کئی ممالک میں مختلف جگہوں پر خونیں مظاہرے بھی ہوئے ہیں امریکی فوجیوں پر حملے ہوئے جواب میں امریکی فوجیوں نے افغانستان میں کچھ لوگوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جبکہ کئی درجن شدید زخمی ہو گئے ہیں۔

دوسری طرف ایک خبر کے مطابق امریکہ واسرائیل کی ملی بھگت سے قرآن مجید میں تحریف کر کے قرآن کے مقابل پر ایک کتاب "فرقان الحق" بنائی گئی ہے جو کہ بارہ حصوں پر مشتمل ہے اخبار "نئی دنیا" دہلی نے مصری اخبار "الاسبوع" کے حوالہ سے یہ خبر اپنی یکم تا ۷ مئی کی اشاعت میں شائع کی ہے خبر کے مطابق "فرقان الحق" کے پہلے حصہ میں قرآن کریم کی آیات میں زبردست تحریف کی گئی ہے اور مطلب ومعنی کو سیاق وسباق سے ہٹا کر عجیب وغریب بنا دیا گیا ہے۔

اخبار "نئی دنیا" کے مطابق: "اس پروگرام کے تحت قرآن مجید کی تعلیمات کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کا پروگرام ہے اور متبادل کے طور پر "فرقان الحق" کے پیغامات کو مسلمانوں میں مشتہر کیا جائے گا جو مسلمان امریکہ اور اسرائیل کے اس خفیہ پلان کے خلاف احتجاج کرے گا اسے درپردہ سزا ملے گی نئے قرآن سے منکر اور اسلام پر ثابت قدم رہنے والے مسلمانوں کا امریکہ اور دیگر یورپی ممالک میں سیاسی اقتصادی جسمانی اور ہر قسم کا تشدد استعمال کرنے کا پروگرام ہے "فرقان الحق" کے پیغامات کو رائج کرنے کیلئے امریکہ و برطانیہ میں کئی خفیہ پروگرام منعقد کئے جارہے ہیں۔

۱۱ ستمبر کے بعد سے امریکہ اور اس کے حلیف ممالک میں ان ممالک کی انتظامیہ کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے کہ وہ ہر طرح سے اسلام اور مسلمانوں کو ذلیل کرنے اور ان کے بنیادی حقوق تلف کرنے کے پروگرام پر عمل کریں چنانچہ مسلسل ایسی خبریں آرہی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو ان ممالک میں مختلف طریقوں سے تنگ کیا جارہا ہے اور ستایا جارہا ہے۔ قیدیوں سے غیر انسانی سلوک کیا جارہا ہے۔ سکولوں میں مسلم بچوں سے امتیازی سلوک روا رکھا جارہا ہے۔

دوسری طرف یہودی اور عیسائی سکالرز کو کھلی چھٹی دے دی گئی ہے کہ وہ قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ پر من گھڑت اور بے بنیاد الزامات لگائیں اور طرح طرح سے اسلام وقرآن کی توہین کر کے مسلمانوں کا دل دکھائیں اور مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ کسی بھی ایسے واقعہ پر وقتی طور پر ریلیاں نکالتے ہیں احتجاجی مظاہرے کرتے ہیں ہڑتالیں کرتے ہیں اپنے ہی ملکوں میں اپنی ہی املاک کا نقصان کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ بش وبلیئر کے پتلے جلا کر خاموش ہو جاتے ہیں۔

قطع نظر اس کے کہ ایسی ہڑتالیں اور مظاہرے بذات خود اسلامی ہیں یا غیر اسلامی ہم صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان آنے والے مامور کا انکار کر کے نہ صرف یہ کہ آپس میں انتشار افتراق کا شکار ہو گئے ہیں بلکہ حقیقی جہاد سے بھی غافل ہو گئے ہیں ایسے موقع پر چاہئے تو یہ تھا کہ قرآن دشمنوں کا مقابلہ قرآنی تعلیمات سے جواب دے کر کیا جاتا اور آنحضرت ﷺ کے دشمنوں کا مقابلہ آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ پیش کر کے کیا جاتا۔ لیکن اب وقتی احتجاجوں اور ہڑتالوں کے متعلق سمجھ لیا گیا ہے کہ گویا بہت بڑی اسلامی خدمت سرانجام دے دی گئی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایسے موقع پر قرآن مجید کے ذریعہ جہاد کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اور اس جہاد کو جہاد کبیر قرار دیا ہے فرمایا:

فلا تطع الکافرین وجاھدھم بہ جھاداً کبیراً

کہ اے محمد رسول اللہ ﷺ کافروں کی بات ماننے کی ضرورت نہیں بلکہ اس قرآن کے ذریعہ جہاد کبیر کرد

قرآن مجید کے ذریعہ جہاد کبیر یہ ہے کہ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جائیں اور قرآن مجید پر اور آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات قرآن مجید کی روشنی میں دئے جائیں۔ جبکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید اکمل واتم اور افضل واعلیٰ کتاب ہے تو ہمیں دشمنان اسلام کی طرف سے کئے گئے ایک ایک اعتراض کا تسلی بخش جواب قرآن مجید کی روشنی میں ہی دینا چاہئے بلکہ قرآن مجید کے اعلیٰ وارفع دلائل کی روشنی میں "فرقان الحق" جیسی کتابوں کا بطلان ثابت کرنا چاہئے۔

لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ سوائے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک جماعت کے آج کے مسلمانوں کے اندر یہ طاقت ہی نہیں ہے کہ وہ قرآن مجید پر کئے گئے اعتراضات کے مدلل ومسکت جوابات دے سکیں۔ کیونکہ آج کے بعض علماء تو قرآن مجید کو صرف جادو منتر اور گنڈے تعویذ کرنے والی کتاب سمجھتے ہیں۔ بعض نے قرآن مجید کے ایسے مطالب بیان کر رکھے ہیں جو جدید سائنسی حقائق واکتشافات سے ٹکراتے ہیں۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام کا جسم عنصری سمیت آسمان پر چڑھ جانا زمین کی کشش ثقل کے خلاف اور نصِ قرآن کے منافی نہیں ہے۔

پس وقت ہے آؤ اور خدا کے مامور کی جماعت میں شامل ہو کر قرآن مجید کے ذریعہ جہاد کبیر میں مصروف ہو جاؤ۔ اس موقع پر ہم ایک بات اور عرض کرنا چاہیں گے کہ آج یورپین ممالک مسلمانوں کے خلاف جسقدر بے حیائی والے اور انسان سوز مظالم کر رہے ہیں دراصل کچھ عرصہ پہلے مسلمان خود ایسے ہی مظالم خدا کی طرف سے آنے والے مامور کی جماعت پر کر چکے ہیں پھر اگر غیر ایسے مظالم آج ڈھا رہے ہیں تو پھر احتجاجی مظاہرے اور ہڑتالیں کرنے کا بھلا کیا جواز ہے کیا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی تم تحریف نہیں کر چکے۔ اور تحریف کر کے سیاق وسباق کو توڑ مروڑ کر تم نے کچھ کا کچھ مطلب نہیں بنا دیا۔

اور پھر جھوٹے طور پر ان باتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے اپنے جاہل عوام کو خوش کر کے معصوم احمدی مسلمانوں کا دل نہیں دکھایا۔ تم نے احمدیوں کے انسانی حقوق مجروح کر کے ان سے عبادت کرنے اور مذہبی رسوم ادا کرنے کا بنیادی حق نہیں چھین لیا۔ تم نے خود تو یکطرفہ جھوٹا پروپیگنڈہ کیا اور احمدیوں کی زبانوں پر اور ان کی تبلیغ پر تالے نہیں لگا دئے تم نے بلاوجہ نہ صرف یہ کہ ان کے قیدیوں سے اپنے جیل خانے بھرے بلکہ بحالت قید ان پر طرح طرح کے مظالم بھی ڈھائے۔ ان کی عورتوں کو ذلیل کیا معصوم بچوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ ان کی جائیدادیں تباہ وبرباد کر دیں ان کی مساجد کو تالے لگوا دئے لیکن احمدیوں نے خلافت حقہ کے زیر سایہ دنیا میں ہمیشہ جہاد کبیر کو جاری رکھا اور اس میدان میں کبھی ذلت وناکامی کا منہ نہیں دیکھا اور ہمیشہ فتح ونصرت نے ان کے قدموں کو چوما ہے۔ پس اگر تم بھی ذلت وخواری کے گڑھوں سے نکل کر فتح وشادمانی کے چہرہ کو دیکھنا چاہتے ہو تو تم خدا کے مامور کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ خدا تم کو توفیق بخشے.........!

(منیر احمد خادم)

ھدیۂ تبریک

برموقع شادی خانہ آبادی صاحبزادہ مرزا وقاص احمد وصاحبزادی ھبۃ الرؤف صاحبہ سلمھا اللہ تعالیٰ

کلی ایک اور کھلی موسم بہار آیا
گلوں پہ گلشنِ احمد کے کیا نکھار آیا
ہوئی ہے باعثِ راحت وقاص کی شادی
دعا ہے برکتوں والی ہو خانہ آبادی
خدا کے فضل سے ثابت ہو رحمتوں کی نوید
ہر ایک روز ہر اک شب ہو مثلِ عید سعید
دعا مسیحؑ کی ہر پل تمہارے ساتھ رہے
خدا کا ہاتھ مسلسل تمہارے ساتھ رہے
اسی کی حفظ و اماں میں رہو سدا شاداں
خدائے محسن و رحمٰن رکھے تمہیں فرحاں
ہے پیش ہدیۂ تبریک ، نامِ عالی مقام
یہ میرے دل کی دعا ہے برائے ابنِ امام

(عطاء المجیب راشد لندن)

خطبہ جمعہ

جب شوریٰ پر مشورے دیں تو صرف اس لئے نہ دیں کہ اپنے علم اور عقل کا اظہار کرنا ہے بلکہ اس لئے دیں کہ ان مشوروں پر عمل کرنے اور کروانے کے لئے ہم خود بھی ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں گے تبھی تمام دنیا کے نمائندگان شوریٰ خلافت اور نظام خلافت اور نظام جماعت کی حفاظت میں سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔

(مشاورت سے متعلق آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں نہایت اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 25/مارچ 2005ء بمطابق 25/امان 1384 ہجری شمسی، بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن، لندن۔

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - اياك نعبد و اياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾۔(سورۃ آل عمران آیت نمبر 160)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری شرعی نبی تھے اور تمام دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ جن پر خدا تعالیٰ نے وہ کلام اتارا جس نے تمام امور کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا، اللہ تعالیٰ قدم قدم پر آپ کی رہنمائی فرماتا تھا اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا یہ کہنا کہ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر اہم قومی معاملے میں اپنے لوگوں سے، اپنے ماننے والوں سے، اپنی ریاست میں رہنے والوں سے، اپنی حکومت کے زیر انتظام رہنے والوں سے، مشورہ لے لیا کر۔ تو اس آیت کے مکمل مضمون سے بھی اس امر کی وضاحت ہوتی ہے۔ یہ تمام حکم جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا، یہ آیت جو نازل فرمائی یہ منافقین اور معترضین کی باتوں کا جواب ہے کہ تم جو یہ کہتے ہو کہ یہ نبی بڑا سخت دل اور اپنی مرضی ٹھونسنے والا ہے، کسی کی بات نہیں سنتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے تو ان کے لئے اتنا نرم دل واقع ہوا ہے کہ جس کی کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ تُو تو اپنوں کے لئے بھی مجسم رحمت ہے اور غیروں کے لئے بھی عفو اور درگزر کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور اتنا نرم دل واقع ہوا ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں دی جا سکتی۔ تُو اے نبی! منافقین سے بھی صرف نظر کرتے ہوئے نرمی کا سلوک کرتا ہے اور دشمنوں سے بھی نرمی کا سلوک کرتا ہے اور نہ صرف نرمی کرتا ہے بلکہ ریاستی معاملات میں بھی مشورہ کر لیتا ہے۔ قومی معاملات میں مشورہ بھی کر لیتا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کو بھی جنگ کی حکمت عملی طے کرنے کے لئے مشورے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شامل فرمایا تھا۔ اور ان منافقین کی اس بات کو رد کرنے کے لئے یہ دلیل بھی کافی ہے کہ جس طرح پروانوں کی طرح تیرے ارد گرد یہ ایمان والے اکٹھے رہتے ہیں اگر سخت دل ہوتا تو کبھی اس طرح اکٹھے نہ ہوتے بلکہ دور بھاگنے والے ہوتے۔ اور آپؐ کی ہمدردی اور لوگوں کو اہمیت دینے نے جو بہت سے دور ہٹے ہوئے تھے، جن کو منافقین نے خراب کیا ہوا تھا، وہ بھی نرمی اور اس حسن سلوک کی وجہ سے اپنی اصلاح کرتے ہوئے آپؐ کے قریب آ گئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے قریب آنے کی توفیق دی۔ اور منافقین کو یہ بھی جواب ہے کہ یہ نبی تو نہ صرف اس تعلیم کے مطابق مشوروں پر بہت زور دیتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کم علمی یا بشری کمزوریوں کی وجہ سے بعض غلط مشورے دینے والوں سے درگزر کا سلوک بھی کرتا ہے اور ان کے لئے بخشش اور مغفرت کی دعا بھی مانگتا ہے۔ بہرحال یہ ہے جس کی وجہ سے ان کو اعتراض ہے کہ یہ اپنا فیصلہ بھی کرتا ہے۔ نبی کو مشورے لینے کے بعد فیصلے کرنے کا اختیار ہے اور کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا نبی ہے اس لئے جب تمام مشوروں کے بعد کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسی پر توکل کرتا ہے۔ پھر بہتر نتائج کی امید، اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ پہ ہی رکھتا ہے۔ اور یہی وہ عمل ہے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنایا ہوا ہے۔ اور یہی وہ اسوہ ہے جس پر چلنے کے لئے درجہ بدرجہ اپنے دائرہ اختیار کے مطابق اللہ تعالیٰ نے امت کو بھی نصیحت فرمائی ہے۔ نظام خلافت اور نظام جماعت کو بھی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شدت سے مشوروں کی طرف توجہ دینا یہ صرف اس لئے تھا، اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ امت میں بھی مشوروں کی اہمیت اجاگر ہو، امت کو بھی مشوروں کی اہمیت کا پتہ لگے۔

چنانچہ اس حدیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ”جب ﴿شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ﴾ کی آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ اور اس کا رسول اس سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری امت کے لئے رحمت کا باعث بنایا ہے۔ پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رشد و ہدایت سے محروم نہیں رہے گا۔ اور جو مشورے کو ترک کرے گا وہ ذلت سے نہ بچ سکے گا۔“ (شعب الایمان ۔للبیهقی ۔الجزء السادس صفحه 77,76 طبعه اولیٰ 1990 دار الکتب بیروت)

تو نہ تو اللہ تعالیٰ کو کسی بات کے فیصلے کے لئے مشورہ چاہئے۔ اور پھر اللہ کا رسول ہے جس کو علاوہ قرآنی وحی کے بہت سی باتوں سے اللہ تعالیٰ وقت سے پہلے خود بھی آگاہ کر دیا کرتا تھا۔ تو جن باتوں کے بارے میں مشورہ لیا جا رہا ہے یا جن باتوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشورے لیا کرتے تھے ان سے بھی اللہ تعالیٰ آگاہ کر سکتا تھا۔ نبی کو کسی رائے کی ضرورت نہیں تھی بلکہ مشورے کی فضیلت بتانے کے لئے تاکہ امت بعد میں اس پر عمل پیرا ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشورے لیا کرتے تھے۔ تو آپؐ نے بڑی وضاحت سے فرما دیا کہ میری تو اللہ تعالیٰ رہنمائی فرما ہی دیتا ہے۔ تم لوگ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمیٹنا چاہتے ہو تو مشوروں کو ضرور پیش نظر رکھنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اسی نصیحت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی اسوہ کی وجہ سے جماعت میں شوریٰ کا نظام بھی رائج ہے اور دنیا کے ہر ملک میں اسی شوریٰ کے نظام کی وجہ سے بھی، اس نصیحت پر عمل کرنے کی وجہ سے جماعت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنتی نظر آتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر جو مشورے لئے اس وقت میں ان کے کچھ واقعات بیان کروں گا جس سے آپؐ کے خلق کے اس عظیم پہلو پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق جو آیت میں نے پڑھی ہے اس قدر مشورے لیا کرتے تھے کہ ہر ایک کو صاف نظر آ رہا ہوتا تھا کہ آپؐ جیسا مشورے لینے والا اور اچھے مشورے کی قدر کرنے والا کوئی ہے ہی نہیں۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اپنے اصحاب سے کسی کو مشورہ کرنے والا نہیں پایا۔“

(سنن الترمذی ابواب فضائل الجهاد .باب ما جاء فی المشورة)

اور یہ سب کچھ جیسا کہ مَیں پہلے بیان کر آیا ہوں اس لئے تھا کہ لوگوں کو احساس ہو کہ میں جو اللہ تعالیٰ کا نبی ہو کر بعض اہم معاملات میں مشورہ لیتا ہوں یا ایسے معاملات میں مشورہ لیتا ہوں جن میں اللہ تعالیٰ کی براہ راست رہنمائی نہیں آئی ہوتی تو تم لوگوں پر اس پر عمل کرنا کس قدر ضروری ہے۔ پھر باوجود اس کے کہ آپ میں نور فراست اپنے صحابہ سے ہزاروں ہزار گنا زیادہ تھا لیکن کبھی صحابہ کے سامنے اس کا اظہار نہیں کیا بلکہ مشوروں کے وقت بھی اپنی اس عاجزی کے خُلق کو ہی سامنے رکھا۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن بھجوانے کا ارادہ فرمایا تو حضورؐ نے صحابہ میں بہت سے لوگوں سے مشورہ طلب فرمایا۔ ان صحابہ میں ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، اور بہت سارے صحابہ تھے، (رضی اللہ عنہم)۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مشورہ نہ طلب فرماتے تو ہم کوئی بات نہ

کرتے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جن امور کے بارے میں مجھے وحی نہیں ہوتی ان کے بارے میں مَیں تمہاری طرح ہی ہوتا ہوں۔ معاذؓ بتاتے ہیں کہ حضور کے اس فرمان کے مطابق جب حضورؐ رائے لے رہے تھے قوم کے ہر شخص نے اپنی اپنی رائے بیان کی۔ اور اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا معاذ! تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ تو میں نے عرض کی کہ میری وہی رائے ہے جو حضرت ابو بکرؓ کی ہے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد۔باب الأجتهاد)

دیکھیں کس سادگی سے فرمایا کہ مجھے مشورہ دو۔ کیونکہ جن معاملات میں مجھے اللہ تعالیٰ نہیں بتاتا ان میں میں بھی تمہاری طرح کا ہی ایک انسان ہوں جس کو مشوروں کی ضرورت ہے۔ پھر دیکھیں جب آپؐ کی سب سے چہیتی بیوی پر الزام لگا۔ اس وقت اگر آپؐ چاہتے اور یہ عین انصاف کے مطابق بھی ہے کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھ کر اس الزام کا رد فرما سکتے تھے، غلط الزام تھا۔ لیکن منافقین کے فتنہ کو روکنے کے لئے آپؐ خاموش رہے اور صحابہ سے اس بارے میں مشورہ کیا۔ کیونکہ آپؐ سمجھتے تھے کہ یہ معاملہ اب ذات سے نکل کر معاشرے میں فتنہ پیدا کرنے کا باعث بن رہا ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت عائشہؓ خود ہی روایت کرتی ہیں کہ واقعۂ اِفک کے سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالبؓ اور اسامہ بن زیدؓ کو اس وقت بلوایا جب آپ ابھی وحی کے منتظر تھے اور ان دونوں سے حضرت عائشہؓ سے علیحدگی کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا۔ اس پر حضرت اسامہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل سے تعلق محبت رکھنے کا مشورہ دیا۔ لیکن پھر بھی حضرت عائشہؓ کے مطابق یہ سرد مہری جاری رہی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بریت ثابت فرمائی۔"

(صحیح البخاری کتاب الشهادة باب تعدیل النساء بعضهن بعضا)

اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی بریت ثابت فرما دی تو پھر مجرموں کو سزا بھی آپؐ نے دی۔ پھر کوئی پرواہ نہیں کی کہ اس کا اثر کیا ہوگا۔

اس بارے میں ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور حضرت اسامہؓ سے حضرت عائشہؓ پر لگائے گئے بہتان کے بارے میں مشورہ کیا اور ان کی رائے سنی۔ لیکن جب اس بارے میں قرآن کریم نازل ہوا تو اس کے مطابق تہمت لگانے والوں کو کوڑے لگوائے اور حضرت علیؓ اور حضرت اسامہؓ کے اختلاف رائے کی طرف التفات نہ فرمایا بلکہ وہی حکم جاری فرمایا جس کا اللہ نے آپؐ کو حکم دیا تھا۔

(بخاری کتاب الأعتصام بالكتاب و السنّة باب قول الله تعالىٰ و امرهم شورىٰ بينهم)

تو جہاں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپؐ اپنے ذاتی معاملات کے بارے میں بھی کس قدر محتاط تھے اور مشورے لیا کرتے تھے وہاں یہ بھی واضح ہو گیا کہ جب اللہ تعالیٰ کا حکم آ گیا تو پھر اس کے سامنے کسی کی نہیں سنی۔ اور آئندہ کے لئے ایسے لوگوں کو سزا کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق انکی گواہی بھی ختم ہو گئی۔

پھر مدینہ ہجرت کرنے کے بعد بھی جب کفار نے یہ کوشش جاری رکھی کہ آپؐ کو اور مسلمانوں کو چین سے نہ بیٹھنے دیں اور تنگ کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں چھوڑتے تھے تو آپؐ نے اس کے سدِّ باب کے لئے صحابہؓ سے مشورہ لیا۔ لیکن کیونکہ ابتدائی زمانہ تھا اس لئے آپؐ کی خواہش تھی کہ تمام متعلقہ سردار جو تھے انصار میں سے بھی وہ بھی اس میں شامل ہوں تا کہ بعد میں کسی کی طرف سے بھی کوئی عذر نہ ہو۔ اس واقعہ کا تاریخ میں یوں ذکر ہوا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش کے تجارتی قافلے کی روانگی کا علم ہوا تو آپؐ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ ہم ان کے قافلے کو ضرور روکیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مشورہ طلب کیا اور صحابہ کو قریش کے ارادوں کے بارے میں بتایا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ صدیق کھڑے ہوئے اور اپنا مؤقف بڑے اچھے انداز میں پیش کیا۔ پھر حضرت عمر بن خطابؓ کھڑے ہوئے اور بڑے اچھے انداز میں اپنا مؤقف پیش کیا۔ پھر مقدادؓ بن عمرو کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہؐ! آپؐ نے جو ارادہ کیا ہے اس کی تکمیل کے لئے چلیں۔ ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ اللہ کی قسم! ہم آپؐ سے ویسے نہیں کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔ کہ ﴿اِذۡهَبۡ اَنۡتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوۡنَ﴾۔ (المائدہ :25) کہ تو اور تیرا رب جاؤ ان سے جنگ کرو ہم تو یہیں بیٹھیں ہیں۔ بلکہ ہم یہ عرض کئے دیتے ہیں کہ آپؐ اور آپؐ کا رب دشمنان دین کے ساتھ جنگ کے لئے چلیں ہم آپؐ کے ساتھ ہو کر ان سے لڑیں گے۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ اگر آپؐ ہمیں بَرکُ الغِماد (یہ یمن کے قریب ایک مقام تھا) وہاں تک بھی لے جانا چاہیں گے تو ہم وہاں تک پہنچنے کے لئے رستے کے تمام لوگوں سے لڑائی کرتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ آپ وہاں فروکش ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیر و برکت کی دعا دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ مشورہ طلب کیا اور آپؐ دراصل انصار سے مشورہ مانگ رہے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ زیادہ تھے اور دوسرا مشورہ طلب کرنے کا باعث یہ بھی تھا کہ انصار نے بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر یہ کہا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم اس وقت تک آپؐ کی حفاظت کی ذمہ داری سے بری ہیں جب تک کہ آپؐ ہمارے پاس نہیں آ جاتے۔ جب آپؐ ہم میں آ بسیں گے تو پھر آپؐ کی حفاظت کی ذمہ داری ہم پر ہوگی۔ ہم آپؐ سے ہر دشمن کا دفاع کریں گے جس طرح ہم اپنے بچوں اور بیویوں کا کرتے ہیں۔ تو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں انصار کی نصرت یا مدد صرف مدینہ کے اندر رہ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کا مقابلہ کرنے کی حد تک محدود نہ ہو۔ اور یہ نہ ہو کہ کہیں دشمن سے مدینہ سے باہر نکل کر جنگ کرنے میں ساتھ نہ دیں۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورے کے لئے دوبارہ فرمایا تو سعد بن معاذؓ نے عرض کی کہ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! شاید آپؐ کا روئے سخن ہم انصار کی طرف ہے۔ آپؐ شاید ہم سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم درست سمجھے ہو۔ اس پر حضرت سعد بن معاذؓ نے عرض کی۔ ہم آپؐ پر ایمان لائے اور ہم نے آپؐ کی تصدیق کی اور ہم نے اس بات کا مشاہدہ کیا کہ آپؐ جو تعلیم لے کر آئے ہیں وہ برحق ہے اسی وجہ سے ہم نے آپ سے سننے اور اطاعت کرنے کا پختہ عہد کیا ہوا ہے۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ اپنے ارادے کی تکمیل کے لئے چلیں۔ ہم آپؐ کے ساتھ ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر یہ سمندر بھی ہماری راہ میں حائل ہوا اور آپؐ نے اسے پار کر لیا تو ہم بھی آپؐ کی معیت میں اسے پار کریں گے۔ ہم میں سے ایک شخص بھی پیچھے نہ رہے گا۔ اور ہم اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ آپؐ ہمارے دشمن سے مقابلہ کریں۔ ہم جنگ کی صورت میں بہت صبر کرنے والے ہیں اور دشمن کے مقابلے میں آ کر اپنی بات کو سچ کر دکھانے والے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے وہ مقام عطا کرے جس سے آپؐ کی آنکھ ٹھنڈی ہو۔ آپ اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ ہمیں ساتھ لیتے ہوئے چلیں۔ حضرت سعد بن معاذؓ کا یہ کہنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتانے لگا۔ (السيرة النبويه لابن هشام، ذكر غزوه بدر الكبرىٰ، ظفر المسلمين برجلين من قريش يقفانهم علىٰ اخبارهم)

تو اس واقعہ سے جہاں آپؐ کی اس احتیاط کا پتہ چلتا ہے کہ اکثریت کی رائے بھی آنی چاہئے وہاں یہ مقصد بھی تھا کہ مشورہ دینے والے اپنی بات کا پاس بھی رکھیں گے۔ ان کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا کہ ہمیں تو زبردستی اس میں کھینچا گیا ہے۔ ہماری مدد تو صرف مشروط تھی، ایک حد تک تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی گہرائی سے انسانی نفسیات کو سمجھتے ہوئے ان سب سے مشورہ لیا۔

پھر اُس سے اس انقلاب عظیم کا بھی پتہ چلتا ہے جو آپؐ نے تھوڑے وقت میں ان لوگوں میں پیدا فرما دیا کہ کہاں تو محدود و مشروط حفاظت کا معاہدہ تھا اور کہاں یہ انقلاب آیا کہ سمندروں میں کودنے کے لئے تیار ہو گئے۔ پس آپؐ کے مشورہ کا ایک یہ بھی مقصد ہوتا تھا کہ ان نئے ایمان لانے والوں کے ایمان کو بھی پرکھا جا سکے۔ ان کے دلوں کو ٹٹول کر اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت کا جائزہ لیا جا سکے۔ یہ نمونے آپؐ نے قائم کرنے کی اس لئے بھی کوشش کی کہ بعد میں آنے والے بھی ان نمونوں پر چلنے والے ہوں۔ آخرین بھی پہلوں سے ملنے کے نمونے دکھائیں۔ جب شوریٰ پر مشورے دیں تو صرف اس لئے نہ دیں کہ اپنے علم اور عقل کا اظہار کرنا ہے بلکہ اس لئے دیں کہ ان مشوروں پر عمل کرنے اور کروانے کے لئے ہم خود بھی ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں گے۔ اگر خود یہ قربانیاں دینے کے لئے تیار نہیں تو پھر شوریٰ کے ان نمونوں پر چلنے والے نہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور وہ نمونے کیا تھے، اس کا اظہار آپؐ دیکھ چکے ہیں۔ اس کی ایک جھلک ایک صحابیؓ کے ان الفاظ سے بھی یوں نظر آتی ہے۔ مقداد بن اسودؓ نے کہا کہ یا رسول اللہؐ! ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے، بائیں بھی لڑیں گے، آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور ایک روایت میں آتا ہے، یہ بھی کہا، کہ آپ کا دشمن آپؐ تک نہیں پہنچ پائے گا یہاں تک کہ وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا آئے۔ (صحیح بخاری۔ کتاب المغازی)

اور پھر یہ صرف تقریر کی حد تک نہیں تھا۔ بلکہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے، گواہ ہے کہ اپنے عمل سے انہوں نے اپنے اس قول کو پورا کر کے دکھایا۔

اس میں ہمارے شوریٰ کے نمائندگان کے لئے بھی ایک پیغام ہے۔ اس پر غور کریں، اس پیغام کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ تبھی تمام دنیا کے نمائندگان شوریٰ خلافت اور نظامت خلافت اور نظام جماعت کی حفاظت میں سچے ثابت ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ذکر آیا ہے کہ جب بھی مسلمانوں پر جنگیں ٹھونسی گئیں تو تبھی انہوں نے جواب دیا اور جب بھی ایسے موقعے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے ضرور مشورہ لیا۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear

چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے

Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

لیکن اگر کبھی فیصلہ خود فرما بھی لیا اور بعد میں کوئی بہتر رائے سامنے آ گئی تو فوراً اس بہتر رائے کو اختیار فرمالیا۔

چنانچہ جنگ بدر کے واقعہ کا ایک روایت میں یوں ذکر آتا ہے کہ جس جگہ اسلامی لشکر نے ڈیرہ ڈالا ہوا تھا وہ ایسی اچھی جگہ نہ تھی اس پر خباب بن مُنذر نے آپؐ سے دریافت کیا کہ آپؐ نے خدائی الہام کے تحت یہ جگہ پسند فرمائی ہے یا محض اپنی رائے سے فوجی تدبیر اور حکمت عملی سے اسے اختیار کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بارے میں کوئی خدائی حکم نازل نہیں ہوا بلکہ یہ میری رائے، ایک حکمت عملی اور محض ایک داؤ پیچ ہے اس لئے اگر تم اس سے بہتر کوئی مشورہ دینا چاہتے ہو تو بتاؤ۔ خُباب نے عرض کی کہ پھر میرے خیال میں پڑاؤ کے لئے یہ جگہ اچھی اور مناسب نہیں ہے۔ بہتر ہوگا کہ آگے بڑھ کر قریش سے قریب ترین چشمے پر قبضہ کرلیا جاوے۔ میں اس چشمے کو جانتا ہوں اس کا پانی اچھا ہے اور عموماً ہوتا بھی کافی ہے۔ وہاں مدمقابل قریش کی نسبت پانی کے زیادہ قریب ہوں گے اس لئے وہاں جا کر پڑاؤ کریں اور اس جگہ سے پیچھے جتنے کنویں ہیں ان کا پانی گہرا کردیں۔ پھر اس جگہ پر ہم ایک حوض بنائیں اور اس کو پانی سے بھر لیں اور پھر ان لوگوں سے جنگ کریں۔ اس صورت میں ہم تو پانی پی سکیں گے مگر وہ پانی نہیں پی سکیں گے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بہت اچھا مشورہ دیا ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھ تمام لوگ اٹھ کر چل پڑے اور اپنے مدمقابل کی نسبت پانی کے زیادہ قریب پہنچ کر پڑاؤ ڈالا۔ قریش اس وقت تک ٹیلے کے پرے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے اور چشمہ خالی پڑا تھا۔ مسلمانوں نے وہاں پڑاؤ ڈال کر چشمے کو اپنے قبضے میں کرلیا۔ اور پھر آپؐ نے کنوؤں کے بارے میں ارشاد فرمایا اور ان کا پانی گہرا کردیا گیا۔ اور جس کنویں پر آپؐ نے خود پڑاؤ فرمایا تھا اس کو پانی سے بھر دیا گیا۔

(سیرۃ ابن ھشام زیر عنوان "مشورۃ الحباب علی رسول اللہ" صفحہ 548 دارالمعرفۃ بیروت لبنان طبع اول 2000ء)

تو جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ جنگیں جب مسلمانوں پر ٹھونسی گئیں تو مجبوراً مسلمانوں کو بھی اپنے بچاؤ کے سامان کرنے پڑے۔ جنگ بدر میں، جنگ کے بعد جب مسلمان جنگ جیت گئے تو بہت سے کفار قیدی بنائے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد نہ تو کفار کو قتل کرنا تھا نہ قیدی بنا کر رکھنا تھا۔ آپؐ کی خواہش تو یہ تھی کہ یہ جو جنگ کی مجبوری کی وجہ سے قیدی بن گئے ہیں ان کے ساتھ کس طرح زیادہ سے زیادہ نرمی کا سلوک کیا جاسکتا ہے یا ان کو آزاد کردیا جائے۔ لیکن آپؐ اپنی اس رائے کو، اس خواہش کو دوسروں کی رائے پر فوقیت نہیں دینا چاہتے تھے باوجود اس کے کہ آپؐ جو بھی فیصلہ فرماتے صحابہؓ نے اس کو بخوشی قبول کرنا تھا لیکن آپؐ کی محتاط طبیعت نے اس بات کو گوارا نہ کیا اور پھر آپؐ کا ویسے بھی یہ طریق تھا کہ قومی معاملات میں رائے اور مشورہ لے لیا کرتے تھے۔ اس لئے آپؐ نے ان قیدیوں کے بارے میں کہ کیا سلوک کیا جائے مشورے کے لئے معاملہ رکھا اور اس کا روایت میں اس طرح ذکر آتا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے اسیران بدر کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ان لوگوں میں سے بعض پر غلبہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! ان کو قتل کروادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار اپنی بات دوہرائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان پر غلبہ عطا فرمایا ہے جبکہ کل تک وہ تمہارے بھائی تھے۔ حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہا یارسول اللہ انہیں قتل کروادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اعراض فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار اپنی بات دوہرائی۔ اس دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کھڑے ہوئے۔ اور عرض کی کہ اگر حضورؐ مناسب سمجھیں تو ان کو معاف فرمادیں اور ان سے فدیہ لے لیں۔ یہ سن کر حضورؐ کے چہرے سے غم کے آثار جاتے رہے۔ چنانچہ حضور نے انہیں معاف کردیا اور ان سے فدیہ قبول فرمالیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 243. مطبوعہ بیروت)

تو آپؐ کی زیادہ سے زیادہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ نرمی اور درگزر کا سلوک کیا جائے۔ چاہے دشمن ہی کیوں نہ ہو جب آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے نرمی کے سلوک کی رائے سنی تو فوراً اس پر عملدرآمد کروایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طبیعت میں سختی تھی۔ اس لئے باوجود اس کے کہ آپؐ حضرت عمرؓ کی رائے کو بڑی اہمیت دیا کرتے تھے اس موقع پر اس سے اعراض فرماتے رہے۔

چنانچہ جب ایک موقع پر حدیبیہ کے معاہدے پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ کو معاہدہ توڑنے کی سزا دینے کا فیصلہ فرمایا تو اس وقت قریش کے حوالے سے آپؐ کے دل میں نرمی نہیں آئی بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نرم رائے کے مقابلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سخت رائے کو زیادہ فوقیت دی اور اس پر عمل کیا۔ چنانچہ ذکر آتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضور ﷺ کو تیاری کرتے ہوئے دیکھ کر عرض کی یارسول اللہ کیا آپ کسی علاقے کی طرف لشکر کشی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! حضرت ابوبکرؓ نے کہا شاید آپ بنو اصفر یعنی اہل روم کی طرف لشکر کشی کرنا چاہتے ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے کہا کیا آپ اہل نجد کی طرف لشکر کشی کرنا چاہتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔

پھر حضرت ابوبکرؓ نے کہا پھر شاید آپ کا ارادہ قریش کی طرف ہے۔ اس مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں میں جواب دیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جواب سن کر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! کیا آپؐ میں اور ان میں معاہدے کے وقت (باہم جنگ نہ کرنے) کی مدت طے نہیں ہوئی تھی؟ صلح حدیبیہ میں ایک مدت طے ہوئی تھی یہ سن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں قریش کے معاہدہ کی خلاف ورزی کا علم نہیں ہوا۔ راوی کہتے ہیں پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی علاقوں میں رہنے والے اور مدینے کے اردگرد کی بستیوں میں رہنے والے مسلمانوں کو اس پیغام کے ساتھ بلا بھیجا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ رمضان کے مہینہ میں مدینہ آ جائے۔ اور یہ پیغام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے مکہ والوں پر حملہ کرنے کے بارے میں مشورے کے بعد بھیجا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے تو حملہ نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا اور یہ عرض کی تھی کہ یارسول اللہ! وہ آپؐ کی قوم ہیں۔ مگر حضرت عمرؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید کرتے ہوئے آپؐ کو مشورہ دیا اور عرض کی کہ وہ کفر کا سرچشمہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپؐ ساحر ہیں۔ آپؐ جھوٹے ہیں، (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار یہ الزام لگاتے تھے۔ نعوذ باللہ) حضرت عمرؓ نے اس موقع پر ان تمام بری باتوں کا ذکر کیا جو کفار مکہ کیا کرتے تھے۔ اور پھر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! عرب اس وقت تک ماتحتی قبول نہیں کریں گے جب تک اہل مکہ ماتحتی قبول نہ کرلیں۔ اس موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ کی غلط رائے ہے۔ ان کی رائے کی بہت قدر کیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ ابوبکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے معاملات میں بہت زیادہ نرم مزاج تھے۔ اور عمر حضرت نوحؑ کی طرح ہیں اور نوحؑ اللہ تعالیٰ کے معاملات میں چٹان کی طرح سخت تھے۔ اور اس وقت میں عمر کا مشورہ قبول کرتا ہوں۔"

(السیرۃ الحلبیہ ۔جلد 3 باب ذکر مغازیہ صفحہ 108,107 دارالکتب العلمیہ ۔بیروت)

تو موقع و محل کے لحاظ سے آپؐ مشورہ کو اہمیت دیا کرتے تھے کیونکہ آپؐ نے دیکھا کہ اب سختی میں ہی انسانیت کی بقا ہے اس لئے آپؐ نے لشکر کشی کا حکم فرمایا۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بھی ایک سبق ہے، نصیحت ہے جو خلیفۂ وقت کے بعض فیصلوں پر پہلے خلفاء کا یا کسی پہلے موقع پر دیئے گئے کسی فیصلے کا حوالہ دے کر کہتے ہیں کہ کیونکہ پہلے یہ ہو چکا ہے اس لئے اب بھی اس طرح ہونا چاہئے۔ تو یہ وقت وقت کے مطابق، حالات کے مطابق فیصلے ہوا کرتے ہیں۔ اور کبھی کوئی فیصلہ کسی سے بغض عناد اور کینے کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ اصل مقصد اصلاح اور انسانیت کی قدریں بحال کرنا ہوتا ہے۔

پھر دیکھیں احد کا واقعہ ہے جس میں توکل علی اللہ کا ایک عظیم نمونہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل تاریخ میں یوں بیان ہوئی ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو جمع کرکے ان سے قریش کے اس حملہ سے متعلق مشورہ مانگا کہ آیا مدینے میں ہی ٹھہرا جاوے یا باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ اس مشورے میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی شریک تھا۔ دراصل تو منافق تھا مگر بدر کے بعد بظاہر مسلمان ہو چکا تھا۔ اور یہ پہلا موقع تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورے میں شرکت کی دعوت دی۔ مشورے سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے حملہ اور ان کے خونی ارادوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ آج رات مَیں نے خواب میں ایک گائے دیکھی ہے نیز میں نے دیکھا کہ میری تلوار کا سر ٹوٹ گیا ہے۔ اور پھر مَیں نے دیکھا کہ وہ گائے ذبح کی جارہی ہے اور مَیں نے دیکھا کہ مَیں نے اپنا ہاتھ ایک محفوظ اور مضبوط زرہ کے اندر ڈالا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ مَیں نے دیکھا کہ ایک مینڈھا ہے جس کی پیٹھ پر مَیں سوار ہوں۔ تو صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ گائے کے ذبح ہونے سے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ میرے صحابہ میں سے بعض شہید ہوں گے۔ اور میری تلوار کے کنارے ٹوٹنے سے یہ مراد ہے کہ میرے عزیزوں میں سے کسی کی شہادت ہوگی یا شاید مجھے بھی کوئی نقصان پہنچے۔ اور زرہ کے اندر ہاتھ ڈالنے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حملے کے مقابلے کے لئے ہمیں مدینہ کے اندر ٹھہرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ مدینہ کے اندر ٹھہر کر مقابلہ کرنا چاہئے۔ اور مینڈھے پر سوار ہونے والی خواب کی آپؐ نے یہ تعبیر فرمائی کہ اس سے کفار کے لشکر کا سردار یعنی علمبردار مراد ہے جو مسلمانوں کے ہاتھوں سے مارا جائے گا۔ اس کے بعد آپؐ نے صحابہ سے مشورہ طلب فرمایا تو بعض اکابر صحابہؓ نے حالات کی مشکل کو سمجھ کر، سوچ کر اور شاید کسی قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب سے متاثر ہو کر یہ مشورہ دیا کہ مدینے میں ٹھہر کر ہی مقابلہ کرنا چاہئے۔ اور عبداللہ بن ابی بن سلول نے بھی یہی مشورہ دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رائے کو پسند فرمایا اور یہ فرمایا کہ یہی بہتر ہے کہ ہم مدینے کے اندر رہ

کر مقابلہ کریں لیکن اکثر صحابہ اور خصوصاً نوجوان صحابہ جو بدر کی جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے ان میں ایک جوش تھا، شہادت کا جوش تھا اور بڑے بیتاب ہو رہے تھے۔ انہوں نے یہ اصرار کیا کہ نہیں کھلے میدان میں جا کر مقابلہ کرنا چاہئے۔ چنانچہ ان کے جوش کو دیکھ کر اور اکثریت کی رائے کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے، باہر نکل کر مقابلہ کرتے ہیں۔ پھر آپ نے مسلمانوں کو تحریک فرمائی کہ غزوہ میں شامل ہوں اور جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہوں اور پھر آپ تیاری کے لئے اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اس دوران میں صحابہ نے سمجھایا اور کچھ لوگوں کو خود بھی سمجھ آئی تو نوجوانوں میں سے بھی اکثریت نے اپنی رائے بدل لی کہ نہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق ہی ہمیں کرنا چاہئے اور مدینے کے اندر رہ کر ہی مقابلہ کرنا چاہئے۔ تو جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تیار ہو کر جنگی لباس پہن کر باہر تشریف لائے تو سعد بن معاذ جو انصار کے سردار تھے انہوں نے اپنی غلطی محسوس کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو کر کہا کہ حضور کا فیصلہ ہی ٹھیک ہے اور ہم اپنے فیصلے پر شرمندہ ہیں، یہ ہمیں نہیں کہنا چاہئے تھا۔ تو یہیں مدینے کے اندر رہ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب نہیں۔ خدا کے نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اسے اتار دے۔ قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ فرمائے۔ پس اب اللہ کا نام لے کر چلو اور اگر تم نے صبر سے کام لیا تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہوگی۔

(طبقات ابن سعد، زرقانی، سیرت ابن ہشام اور بخاری بحوالہ سیرت خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ صفحہ 484.486)

تو یہاں دیکھیں باوجود اپنی رائے مختلف ہونے کے بعض کبار صحابہ کی رائے مختلف ہونے کے، اکثریت کی رائے کا، نوجوانوں کی رائے کا احترام کیا اور پھر نوجوانوں کی رائے بدلنے کے بعد فرمادیا (یہ بھی توکل کی ایک اعلیٰ مثال تھی) کہ نبی کی شان کے یہ خلاف ہے کہ آگے بڑھ کر پیچھے ہٹے۔ لیکن فرمایا کہ اگر تم لوگ صبر سے کام لو گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ کی مدد اور تائید بھی تمہارے ساتھ ہوگی۔ لیکن اس ہدایت کے باوجود بے صبری کی وجہ سے واضح طور پر جو جیتی ہوئی جنگ تھی اس کی وہ کیفیت نہ رہی اور مسلمانوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ تو غرض اس قسم کے بے شمار واقعات ہیں۔ جنگوں وغیرہ میں بھی اور دوسرے قومی معاملات میں بھی جن سے آپ کے قوم سے مشورے لینے پر روشنی پڑتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سارے معاملات ہیں جن میں آپ لوگوں کے ذاتی معاملات میں اور اپنے ذاتی معاملات میں بھی اور بعض دوسرے معاملات میں بھی مشورے لیا کرتے تھے، مشورے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب نماز کے لئے بلانے کے طریق کی تجویز زیر غور آئی کہ کس طرح نماز کے لئے بلانا چاہئے۔ اس وقت اذان کا رواج نہیں ہوا تھا تو بہت سارے لوگوں نے مشورے دیئے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے خود ہی خواب کے ذریعہ سے عبداللہ بن زیدؓ اور حضرت عمرؓ کو اذان کے الفاظ سکھا دیئے۔ بہر حال جب یہ مشورے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لئے تو اس کا روایت میں اس طرح ذکر آتا ہے کہ "اس سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے وقت بلانے کے لئے اَلصَّلوٰۃُ جَامِعَۃٌ کے الفاظ بآواز بلند پکارا کرتے تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا کہ کس طرح بلایا جائے۔ مختلف لوگوں نے مشورے دیئے۔ کسی نے کہا کہ عیسائیوں کی طرح ناقوس بجایا جائے، کسی نے کہا کہ یہود کی طرح بگل بجایا جائے۔ کسی نے کہا کہ آگ روشن کی جایا کرے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مشوروں کو ناپسند فرمایا اور اسی رات انصار میں سے حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو اور مہاجرین میں سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں اذان کے الفاظ سکھائے گئے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا۔ اس شخص نے ان کو اذان اور اقامت سکھائی اور صبح ہونے پر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی رؤیا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سچی خواب ہے۔ بلال کے ساتھ جاؤ اور اسے اذان کے وہ الفاظ سکھاؤ جو تمہیں سکھائے گئے ہیں کیونکہ اس کی آواز تم سے بلند ہے۔ حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں بلال کے ساتھ کھڑا ہوا اور ان کو اذان کے الفاظ بتاتا جاتا اور وہ بآواز بلند ان کو دوہراتے جاتے تھے۔ تو جب یہ اذان ہو رہی تھی تو اس دوران میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں سے سنا تو وہ بھی جلدی جلدی گھر سے دوڑتے ہوئے آئے اور وہ کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے خواب میں ایسے ہی دیکھا ہے جیسے اب میں دیکھ رہا ہوں"۔

(المواهب اللدنيه (رؤيا الاذان) الجزء الاول. دار الكتب العلميه بيروت طبع اول 1996 صفحه 163) (مسند احمد بن حنبل. جامع ترمذي)

پھر بعض قومی معاملات میں بھی آپ عورتوں سے بھی مشورے لے لیا کرتے تھے۔ ازواج مطہرات سے بھی مشورے لے لیا کرتے تھے۔ حدیبیہ کے موقع پر جب صلح نامہ لکھا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا کہ اٹھو اور اونٹوں کو ذبح کرو۔ صحابہ کو اس کا بڑا افسوس تھا اور وہ اس پر کسی طرح راضی نہ تھے۔ اس لئے کہ شاید اس کو شکست سمجھتے تھے۔ جب پھر بھی کوئی کھڑا نہ ہوا تو آپ ﷺ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور صحابہ کو قربانیوں کا حکم دینے والا سارا واقعہ سنایا کہ اس طرح میں نے کہا ہے اور کوئی قربانی نہیں کر رہا۔ اس پر ام سلمہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ اپنی بات پر عمل دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو پھر باہر نکلیں اور کسی سے کوئی بات کئے بغیر اپنے اونٹ کو قربان کر دیں اور حجام کو بلوا کے اپنا سر منڈوانا شروع کر دیں۔ تو دیکھیں صحابہ خود بخود آپ کے پیچھے چلیں گے۔ چنانچہ آپ اٹھے اور خاموشی سے اسی طرح کرنا شروع کر دیا اور جب صحابہ نے یہ نظارہ دیکھا تو وہ بھی اپنی قربانیوں کی طرف لپکے اور ذبح کرنے لگے اور ایک دوسرے کے سر مونڈھنے لگے۔ تو جن لوگوں کا خیال ہے اور اعتراض کرنے والوں کی طرف سے یہ شور مچایا جاتا ہے کہ اسلام میں عورت کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس روایت سے ظاہر ہے کہ اس موقع پر ایک عورت کی ہی ہوش و حواس پر قائم رائے مردوں کو راستہ دکھانے کا باعث بنی تھی۔ اس نے مردوں کو راستہ دکھایا تھا۔ کیونکہ اس وقت جوش میں پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ کیا کریں۔

غرض جیسا کہ میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مختلف نوعیت کے مشوروں کے بے شمار واقعات ہیں جن کا احاطہ ممکن نہیں۔ لیکن جیسا کہ ذکر کر آیا ہوں آپ اصل میں تو امت کو مشوروں کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے ان کو مشوروں کی عادت ڈالنے کے لئے مشورے کیا کرتے تھے۔

اور اس بارے میں ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ "جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے۔ اس کو امانت کا حق ادا کرنا چاہئے۔ اور پھر فرمایا کہ تم میں سے اگر کوئی اپنے بھائی سے مشورہ مانگے تو وہ اسے مشورہ دے"۔

(سنن ابن ماجه ،كتاب الادب .باب المستشار موتمن)

اور مشورے کی یہ اہمیت ہے کہ اس کو امانت قرار دیا گیا ہے اور امانت کا حق ادا کرنے کا اللہ تعالیٰ کا بڑا واضح حکم ہے۔ پھر ایک روایت میں اس طرح بھی آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میری طرف جس نے بھی ایسی جھوٹی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اور جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رُشد کے مشورہ دیا یعنی بغیر غور و خوض اور عقل استعمال کئے تو اس نے اس سے خیانت کی ہے۔ (الأدب المفرد)

خیانت کرنے والوں کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گناہوں میں بڑھے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو بالکل پسند نہیں کرتا۔ پس مشورے بھی بڑی سوچ سمجھ کر دینے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ توفیق دے کہ وہ ان نصائح پر عمل کرنے والا ہو، اس اسوہ پر عمل کرنے والا ہو۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ مشورہ لیتے وقت کس قسم کے لوگوں سے مشورہ لینا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ سمجھدار اور عبادت گزار لوگوں سے مشورہ کرو اور مخصوص افراد کی رائے پر نہ چلو۔

(كنز العمال جلد 3)

صرف یہی ذہن میں نہ سوچ لو کہ یہ چند افراد ہیں، عقل کی بات کر سکتے ہیں ان کے علاوہ کوئی مشورہ نہیں دے سکتا۔ یہ دیکھو کہ عقل ہو اور عبادت گزار ہو۔ پس اس میں بھی نمائندگان شوریٰ کے لئے توجہ اور نصیحت ہے کہ آپ لوگوں کو آپ کا یہ معیار سمجھتے ہوئے شوریٰ کا نمائندہ بنایا گیا ہے۔ پاکستان میں اور دیگر ملکوں میں بعض جگہ شوریٰ ہو رہی ہیں۔ اس لئے عبادتوں کے حق بھی ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنی عقل اور اپنے علم کو دعا کے ساتھ مشورے کی شکل میں ڈھالیں تبھی اللہ تعالیٰ بہتر مشورے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ اور اس میں برکت ڈالے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹنک لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

مہدئ اُمّت کا اِیرانی تخیل

اور غیبی نشانوں سے اس کا ظہور

دوست محمد شاہد مورخ احمدیت ربوہ

ایرانی قوم کی شاہی تاریخ

ایرانی قوم کی تاریخ قدیم سے بہادری کے ولولہ انگیز کارناموں سے لبریز ہے اس قوم نے ایک زمانہ میں یورپ کی عظیم سلطنت رومن ایمپائر سے ٹکر لی تھی۔ ایشیا کے چپہ چپہ میں ایرانی تہذیب وتمدن کے انمٹ نقوش پائے جاتے ہیں۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے بھی اسے کئی امتیازی خصوصیات حاصل ہیں مثلاً سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی مبارک حرم حضرت شہر بانو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی حضرت سلمان فارسی جنہیں اہل بیت نبویؐ میں شامل ہونے کا شرف آنحضورؐ نے بخشا کا تعلق ایران ہی کے مردم خیز خطہ سے ہے۔ کتب تفاسیر واحادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ جب سورہ الجمعہ کی آیت و آخرین منھم کا نزول ہوا تو آنحضورؐ نے حضرت سلمان فارسیؓ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو اس کی قوم سے کئی لوگ اسے پھر اتار کر زمین پر قائم کردیں گے۔

(تفسیر صافی۔ تفسیر مجمع البیان تفسیر عمدۃ البیان زیر آیت وآخرین منھم)

مہدی کی پیاری یادوں کی پاسبان قوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کے ظہور کی غرض وغایت بالکل یہی بیان فرمائی ہے چنانچہ فرمایایاتی علی امتی بزمن لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا یبقی من القرآن الا رسمه فحینئذ یاذن الله تبارك وتعالی له بالخروج فیظهر الله الاسلام به ویجدده (ینابیع المودہ بحوالہ المہدی الموعود المنتظر جلد ا صفحہ ۱۵۱ الشیخ جعفر بن مکی العسکری مطبوعہ بیروت 1397/1977ھ)

یعنی میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا جبکہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف نشان رہ جائے گا تب اللہ تعالیٰ مہدی کو خروج کا حکم دے گا اور اس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ بخشے گا اور اس کی تجدید فرمائے گا۔ ثابت ہوا کہ حضرت امام مہدیؑ اور ان کے خلفاء ہی وہ رجال فارس ہیں جو ثریا سے ایمان کو واپس لاکر از سر نو اسے زمین میں قائم کردیں گے اور یہ حیرت انگیز خدائی تصرف ہے کہ آج دنیا بھر کے اسلامی ممالک میں صرف ایرانی عوام اور حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے صدیوں سے تخیل مہدی کو اپنے سینہ میں بسا رکھا ہے ایران نے پچھلے چند سالوں میں مہدی موعودؑ سے متعلق ایسا بیش قیمت لٹریچر وسیع پیمانے پر شائع کیا ہے جو اپنی نظیر آپ ہے۔

مملکت ایران کے انقلابی سربراہ اور مذہبی راہ نما ''حجت الاسلام'' سید علی خامنہ ای صاحب نے بیان دیا۔

"Deprived nations should comprehend that their uprising and struggle will accejerate the appearance of imam Mahdi (AS)who is the saviour of Mankind" stressed the president. If the deprived are deprived" of such a hope (appearance of Imam Mahdi (AS they will become despondent and as a result their will to struggle will gradually diminish noted president khamenei. The Iranian nation is more descrving than any other nation to shoulder the heavy burden of laying the ground for the appearance of Imam Mahdi (As) the president said.

(تہران ٹائمز 16 اپریل 1987ء صفحہ ۲)

یعنی محروم قوموں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اُن کی ترقی اور جدوجہد ہی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کو جلد وقوع پذیر کردے گی کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام انسانیت کے نجات دہندہ ہیں۔ اگر محروم لوگوں کو ایسی امید یعنی ظہور مہدی علیہ السلام کے تصور سے محروم کردیا جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ انہوں نے جدوجہد کا جو عزم کر رکھا ہے وہ آہستہ آہستہ دم توڑ دے گا......انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ایرانی قوم دوسری قوموں کی نسبت اس بات کی زیادہ اہل ہے کہ وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کیلئے میدان تیار کرنے کی عظیم ذمہ داری اٹھائے۔

ایک سیاسی نظریہ کی نشان دہی

بلاشبہ اس پر جوش بیان کے لفظ لفظ سے علامہ خامنا ای کی حضرت امام مہدیؑ سے والہانہ محبت و عقیدت ٹپکتی ہے جس کا زبردست خیر مقدم کیا جانا چاہئے مگر افسوس اُس مثالی محبت واحترام کے باوجود جو صدر جمہوریہ ایران اور فرقہ امامیہ کے ایک جید اور نامور عالم دین کی حیثیت سے ہمارے دل میں اُن کیلئے ہے ہم اس جدید نظریہ اور انوکھے خیال کی ہرگز تائید نہیں کرسکتے کہ مہدیؑ کا ظہور محروم قوموں کی سیاسی جدوجہد اور ترقی کے ساتھ وابستہ ہے۔

مہدی کی عالمی روحانی شخصیت

موعود اقوام عالم کی حیثیت سے حق یہ ہے کہ مہدی امت اقوام عالم کے موعود ہیں اور ان کی بعثت کا تعلق صرف خالق ارض وسماء سے ہے۔ جس کی ازلی تقدیر کے مطابق شہ لولاک کی بعثت کے جملہ مقاصد کی بین الاقوامی سطح پر تکمیل مقدر ہے اور جس کیلئے صدیوں سے لاکھوں اولیاء دعا کرتے چلے آئے ہیں کہ اے خدا ہمارے مہدی کو غیب سے لے آتا دنیا میں عدل و انصاف کی حکمرانی ہو اور طلسم جبر واستبداد کی ظلمتیں کافور ہو جائیں (حضرت فریدالدین عطار)

ذیل میں اس حقیقت کی وضاحت کی خاطر تین زاویہ نگاہ سے غور وفکر کرنا ضروری ہے۔

اوّل: قرآن و حدیث اور ائمہ اہلبیت کے ارشادات سے قطعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی عظیم روحانی شخصیت مصلح ربانی اور مرسل یزدانی کی ہے وہ آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله (صف) کا مصداق ہے جسے دوسرے نبیوں اور رسولوں کی طرح خود اللہ تعالیٰ مبعوث فرمائے گا اور الہام اور وحی سے اُس کی راہنمائی کی جائے گی اور وہ تمام نبیوں کے بروز ہونے کا اعلان کرے گا۔

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ تیرہ صدیوں کے بزرگ شیعہ محققین بالاتفاق تسلیم کرتے ہیں کہ آیت ھوالذی ارسل رسولہ امام قائم کے بارے میں اتری ہے۔ فرائد المطین جلد ۲ باب ۱۸ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مذکور ہے کہ جب دنیا فساد اور فتنوں کی آماجگاہ بن جائے گی تب اللہ تعالیٰ مہدی امت کو مبعوث کرے گا (فیبعث اللہ عزوجل) علامہ جعفر بن محمد العسکری نے بھی ''المہدی الموعود المنتظر'' کی دوسری جلد کے صفحہ ۳۰۳ پر اس حدیث کو درج کیا ہے یہ کتاب 1397ھ 1977ء میں بیروت سے چھپی ہے اس کتاب کی پہلی جلد کے صفحہ 272 و 296 میں اسعاف الراغبین اور مشارق الانوار کے حوالہ سے یہ روایت بھی مذکور ہے کہ:۔

انه یحکم بما القی الیه ملک الالهام من الشریعة وذالک بان یلهمه الشرع المحدی فیحکم به کما اشار الیه حدیث قال فیه النبی صلی الله علیه وسلم عند بیان احواله علیه السلام المهدی یقفو اثری لا یخطی ''یعنی حضرت مہدی علیہ السلام پر الہام کا فرشتہ شریعت القاء کرے گا اور آپ اس کے مطابق فیصلہ کریں گے۔ فرشتہ آپ پر شرع مہدی کا الہام کرے گا اور آپ فیصلہ بھی اسی کے مطابق فرمائیں گے جیسا کہ احوال مہدی کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ مہدی میرے نقش قدم پر چلے گا اور خطا نہیں کرے گا۔

حضرت علامہ باقر مجلسیؒ نے بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۹ میں ابو جعفر سے ایک طویل روایت درج کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارا مہدی اعلان کرے گا کہ جو شخص آدمؑ، شیثؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھ لے کیونکہ میں ہی آدمؑ شیثؑ، نوح، ابراہیم، اسماعیلؑ، عیسیٰ، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

ایسے عظیم الشان مامور اور جلیل القدر امام کی بعثت کو پسماندہ اقوام کی مساعی اور مادی ترقی کا مرہون منت بتلانا بڑی زیادتی ہے۔ یہ انداز فکر تو مہدی امت کے اس حقیقی تصور کو ہی پاش پاش کر دیتا ہے جو صدیوں سے شیعہ بزرگوں کے مستند لٹریچر میں پایا جاتا ہے۔

دوم: حضرت امام مہدی علیہ السلام کا مشن خالص دینی اور روحانی ہوگا، وہ دلائل و براہین سے اسلام کو غالب کرے گا اہل کشف اور عارف اس کی بیعت کریں گے۔ اس کی خلافت کیلئے خون کا ایک قطرہ تک نہیں بہایا جائے گا اور شرک کے شہروں اور گمراہی کے قلعوں کو فتح کرے گا یہ سب تصریحات اکابر علماء امامیہ واہل سنت کی قدیم کتابوں میں موجود ہیں بطور نمونہ چند اقتباسات پیش خدمت کئے جاتے ہیں:۔

(الف) صاحب تفسیر جامع البیان آیت لیظهره علی الدین کله کے تحت تحریر فرماتے ہیں'' معناه لیعلی دین الاسلام علی جمیع الادیان بالحجة.

(جامع البیان جلد ۷ تفسیر سورہ توبہ)

آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ دین کو حجت کے ذریعہ تمام ادیان پر غالب کرے۔

(ب)''فاما القائم فیاتیه الخلافة ولم یهرق فیها محجمة من دم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام مہدی کی خلافت کے قیام کیلئے چلو بھر خون بھی نہیں بہایا جائے گا یہ روایت شیعہ حضرات کی معتبر کتاب ناسخ التواریخ جلد ا صفحہ ۱۸۶ میں منقول ہے۔

(ج) حدیث نبوی ہے'' اذا تظاهرت الفتن واغار بعضهم بعضاً. یبعث الله المهدی یفتح الله علی یدیه حصون الضلالة قلوبا غلفاً.

(ینابیع المودہ بحوالہ المہدی المنتظر جلد ا صفحہ ۳۱۰ مطبوعہ بیروت)

جب فتنوں کا زور ہوگا اور بعض بعض پر چڑھائی کریں گے اس وقت اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث کرے گا اس کے ہاتھوں سے ضلالت کے قلعوں اور بند دلوں کو فتح کرے گا۔

(د) حضرت ابن عربی فرماتے ہیں یبایعه العارفون بالله من اهل الحقائق عن شهود وکشف (الفتوحات المکیۃ۔ بحوالہ المہدی المنتظر جلد اوّل صفحہ ۲۹۱) مہدی علیہ السلام کی بیعت اہل حقائق میں سے خدا کے عارف شہود وکشف کی بنا

پر کریں گے۔

(ر) حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی پیشگوئی ہے لـلـه عزوجل بها كنوز ليست من ذهـب ولا فـضـة ولـكـن بـهـارجـال عـرفـوا الـلـه حـق مـعـرفـتـه وهم انصار الـمـهـدى عـلـيـه السلام فى آخر الزمان (کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب ۲۔۴۹۱ مولفہ امام محمد بن یوسف شافعی مقتول ۶۵۸ھ ناشر المطبعہ الحیدریہ النجف ۱۳۹۰ھ ۱۹۷۰ء) یعنی اللہ عزوجل کے ہاں سونا چاندی کے علاوہ اور بھی خزانے ہیں اور وہ مرد مومن ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عرفان حاصل ہے اور وہی مہدی آخرالزمان کے انصار ہوں گے۔

ان پیشگوئیوں سے صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت امام مہدیؑ ایک روحانی انقلاب برپا کرنے کیلئے آئیں گے اُن کے ہتھیار علمی ہوں گے اور ان کی جماعت اہل کشف وعرفان پر مشتمل ہوگی۔

اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ محروم اقوام کی سیاسی کامیابیوں کی بدولت ظہور مہدی مقدر ہے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ انصارِ مہدی کا ہراول دستہ وہ پسماندہ اقوام ہوں گی جو پہلے سے جدوجہد آزادی میں مصروف ہوں گی اور مادی اسلحہ اور وسائل سے اپنے حقوق کی جنگ لڑ رہی ہوں گی لیکن حق یہ ہے کہ پوری امت کے ذخیرہ احادیث وروایات میں ایسی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔

سوم:۔قرآن مجید میں اللہ فرماتا ہے:۔

يحسرة على العباد مايا تيهم من رسول الا كانوابه يستهزء ون (یٰس)

افسوس ہے بندوں پر کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ہر مرسل کے ساتھ استہزاء کیا اس ربانی سنت کے مطابق مہدی موعود علیہ السلام کی مخالفت کا ہونا ضروری ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

(الف) مہدی موعودؑ کی جماعت اور کعبہ کے دوران دیوار حائل کردی جائے گی

(تفسیر صافی از علامہ حضرت الفیض الکاشانی زیر آیت جمع الشمس والقمر سورہ القیامہ ناشر کتاب فروشی اسلام تہران ۱۳۹۳ھ)

(ب) حضرت امام مہدیؑ کی تکذیب ہوگی بہت سے لوگ کہیں گے ہم تجھے پہچانتے ہی نہیں تُو تو حضرت فاطمہ کی اولاد سے نہیں ہے جیسا کہ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہم تجھے نہیں مانتے (بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۴۰ صفحہ ۱۹۲)

(ج) برصغیر کے مشہور شیعہ عالم علامہ سید محمد سبطین السرسوی ''الصراط السوی فی احوال المہدی'' کے صفحہ ۵۰۷ پر لکھتے ہیں کہ ''وہ لوگ اوّل اس کی تصدیق کر سکتے ہیں اور اس کو پہچان سکتے ہیں اور اس کے اتباع و اطاعت میں سبقت کرسکتے ہیں جو پہلے سے مومن ہوں اور اُس کے منتظر جب تک ان میں حالت منتظرہ پہلے سے پیدا نہ ہوگی ہرگز اطاعت واتباع میں سبقت نہ کریں گے...... بلکہ اس کے مقابلہ کو تیار اور عداوت و دشمنی پر آمادہ ہو جائیں گے اور ہر طرح سے اس کو اور اس کے معتقدین کو اذیت پہنچانے کی کوشش کریں گے علماء اس کے قتل کے فتوے دیں گے اور بعض اہل دول اس کے قتل کیلئے فوجیں بھیجیں گے اور یہ تمامًا نام کے مسلمان ہی ہوں گے''۔

ان حالات میں جبکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو غلبہ اسلام کی مہم میں اپنوں کی طرف سے بھی زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا محروم اور پسماندہ قوموں کی سیاسی اور مادی جدوجہد اس کے ظہور اور اس کے مشن کی تکمیل میں کیونکر ممد ومعاون بن سکیں گی؟

امامیہ لٹریچر میں مہدی کی آفاقی ارضی اور انفسی علامات

ان تین گذارشات کے بعد اب ہم اس مسئلہ کے اس اہم ترین اور بنیادی پہلو کی طرف آتے ہیں کہ شیعہ لٹریچر میں ظہور مہدی کے زمانہ کیلئے جو آفاقی، ارضی اور انفسی علامات بتلائی گئی ہیں۔ ان میں سے متعدد عرصہ ہوا پوری ہو چکی ہیں۔ مثلاً بتایا گیا تھا کہ مہدی کے آنے سے پہلے ایک دمدار ستارہ طلوع کریگا (بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۱) یہ ستارہ ۸۲۱۔۱۸۸۱ء میں نمودار ہو چکا۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے مہدی موعودؑ کے لئے رمضان میں چاند سورج گرہن کے آسمانی نشان ظاہر ہونے کی روایت فرمائی تھی (دارقطنی جلد ا صفحہ ۱۸۸) یہ نشان ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳۱۱ھ میں وقوع پذیر ہو چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اسلام وقرآن کا فقط نام رہ جائے گا۔ اس بارے میں شیعہ مجتہد علامہ علی الہائری فرماتے ہیں

''آثار و آیاتِ اسلام و قرآن منعدم وارکان دین وایمان بالمرہ منہدم شدہ می روند روزے رسد کہ مصداق صحیحہ لا یبقی من القرآن الارسمہ ومن الاسلام الااسمہ بر بسیار اہل دین دیار صادق آید

(غاية المقصود جلد ۲ صفحه ٤ مطبوعه شمس الهند پریس لاهور ۱۳۱۸ھ)

علامہ باقر مجلسی کی کتاب بحارالانور جلد ۱۳ کا فارسی ترجمہ جناب علی دوانی نے کیا ہے اور طہران کے مشہور ادارہ ''دارالکتب الاسلامیہ'' کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۹۸۶ میں طاعون کے عذاب کا ذکر ہے جو بیسویں صدی کے آغاز میں ظاہر ہو چکا ہے۔ مترجم کتاب نے جابجا حاشیہ میں تسلیم کیا ہے کہ مہدی موعود کے ظہور کی کئی علامتیں پوری ہوگئی ہیں۔ مثلاً پیشگوئی کے مطابق مکہ اور مدینہ میں آلات موسیقی داخل ہو چکے ہیں (حاشیہ ۱۰۴۳) مساجد انتخابات کا مرکز بننے کے باعث شور کا مقام بن گئی ہیں (حاشیہ ۱۰۴۶) مرگِ ناگہانی کی بیماری عام پھیل گئی ہے (حاشیہ ۱۰۵۳) ہیروشیما پر بمباری سے سرخ آندھی آنے، چہروں کے مسخ ہونے اور پتھر برسنے کی پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں (حاشیہ ۱۰۴۷) ظہور مہدی کی اہم علامت خروج دجال ہے اس کی نسبت علامہ محمد الصدر نے ''تاريخ الغيبة الكبرى'' صفحہ ۵۳۲ تا ۵۳۷ پر بالوضاحت بتایا ہے کہ دجال سے مراد یورپین تہذیب ہے جس کی ہلاکت آفرینیوں سے ساری دنیا لپیٹ میں آچکی ہے یہ کتاب اصفہان کے ''مکتبہ الامام امیرالمومنین علی'' نے چھپوائی ہے۔

آنحضرت اور اہل بیعت کے عشاق کیلئے لمحہ فکریہ

ان مہتم بالشان علامات کے منصۂ شہود پر آجانے کے بعد آنحضرت ﷺ اور ائمہ اہل بیعت کے سچے خادموں کیلئے صرف دو راہیں کھلی ہیں یا ان علامات کے پورے ہونے کا اقرار کریں مگر بدستور امام مہدی کے انتظار میں رہیں اور یا اس یقین سے لبریز ہو جائیں کہ جب اہم نشانیاں وقوع میں آچکی ہیں تو یقیناً حضرت امام موعود تشریف لا چکے ہیں جماعت احمدیہ کے نزدیک ظہور مہدیؑ کی پیشگوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اہلبیتؑ کی حقانیت کا زندہ وتابندہ نشان ہے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ آپ نے چودھوی صدی ہجری کے آغاز میں شمالی ہند کے قصبہ قادیان میں الہام ربانی سے مہدی موعود ہونے کا اعلان عام فرمایا۔ آپ فارسی الاصل تھے آپ کا سلسلہ نسب حاجی برلاس سے ملتا ہے جو مشہور مغل فاتح شہنشاہ تیمور کے چچا تھے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی پوری زندگی اس جدوجہد میں صرف ہوئی کہ اسلام کو دلائل سے ادیان باطلہ پر غالب ثابت کردکھائیں اور اس میں آپ کو شاندار کامیابی نصیب ہوئی جس پر آپ کا بلند پایہ لٹریچر شاہد ہے۔

قرآن مجید میں مامورین کی صداقت کے کئی معیار اور اصول بتلائے گئے ہیں مثلاً دعوی سے قبل مقدس زندگی (یونس ع۔۲) دعوی کے بعد مخالفت و استہزا (یٰس) دعویٰ الہام کے بعد طبعی طور پر لمبی عمر پانا (الحاقہ) جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوی کے بعد ۲۳ سال کی زندگی عطا کی گئی جو ناممکن ہے کہ کسی مفتری کو مل سکے۔ ان سب اصولوں اور معیاروں کے مطابق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام منجانب اللہ او رصادق ٹھہرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارک ہے ''فما وافق كتاب الله فخذوه''

(تہذیب الاحکام جلد ۲ صفحہ ۱۹۳ کتاب النکاح)

جو قرآن کے مطابق ہو اُس کو مضبوطی سے تھام لو۔

کوئی بڑے سے بڑا محقق اسلام بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ مہدی موعودؑ سے متعلق تمام مروجہ احادیث اور روایات ائمہ معاذ اللہ قرآن مجید کی طرح لفظاً لفظاً محفوظ ہیں۔

علامات مہدی کے متعلق ائمہ اہل بیت اور صاحب کشف والہام کی شہادت

ہمیں اوّل نمبر پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے بعد ازاں خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت معلوم کرنی چاہئے۔ اس زاویہ نگاہ سے جب ہم مہدی موعود سے متعلق شیعہ روایات پر نظر ڈالتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کی مہر اُن میں سے کئی روایات پر ہمیں ثبت نظر آتی ہیں: اور یہی وہ روایات ہیں جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے حق میں کمال شان اور آب وتاب سے پوری ہو چکی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

ا۔ مہدی ذوالاسمین ہوگا۔ ایک نام اس کا غلام ایک احمد اور ایک محمود اور عیسیٰ مسیح بھی ہوگا۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ ص ۷ تا ۸)

اسی طرح مسیح الزمان بھی

(النجم الثاقب صفحہ ۴۷ از حاج میرزا حسین طبرسی)

۲۔ مہدی صاحب الراية المحمدية والدولة الاحمدية'' ہوگا (حضرت علی کرم اللہ وجہ کی پیشگوئی منقولہ ینابیع المودہ جلد ۳ ص ۵۸ از علامہ شیخ سلیمان مطبوعہ بیروت)

۳۔ مہدی موعود ابطال نصرانیت (کسر صلیب) کرے گا (بحارالانوار جلد ۱۳ ص ۱۹۸) حضرت بانی سلسلہ نے عیسائیت کے خلاف جو زبردست جہاد کیا ہے اس کا اعتراف آپ کے ہم عصر علماء وفضلاء کو بھی ہے۔

۴۔ مہدی موعود کے پاس ایک کتاب ہوگی جس میں اس کے ۳۱۳ انصار کے نام ہوں گے (ایضاً صفحہ ۱۸۰۔۱۸۱) ملاحظہ ہو کتاب ضمیمہ انجام آتھم۔

۵۔ مہدی موعود قیام سے وفات تک ۱۹ سال تک زندہ رہیں گے۔ (ترجمہ فارسی بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۸۹) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۸۹ء میں جماعت کی بنیاد رکھی اور ۱۹۰۸ء میں انتقال کیا۔

۶۔ مہدی موعود کی اولاد میں سے ایک کا نام طاہر ہوگا (النجم الثاقب صفحہ ۲۱۲ تالیف مرحوم حاجی مرزا حسین طبرسی نوری مطبوعہ ایران) اس پیشگوئی کے عین مطابق جماعت احمدیہ کے امام ہمام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع جون ۱۹۸۲ء سے اپریل ۲۰۰۳ تک تخت خلافت پر جلوہ آراء رہے اور مسلسل بیس سال تک غلبہ اسلام کی عالمگیر دینی مساعی کیلئے مجسم جہاد بنے رہے جو الٰہی نوشتوں کے عین مطابق ہے چنانچہ لکھا ہے وهو الشمس الطالعة من مغربهما ويطهر الارض

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۳)

یعنی مہدی مغرب سے طلوع ہونے والا آفتاب ہے جو زمین کو پاک کردے گا۔

حضرت سیدنا طاہر رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلافت احمدیہ کا پانچواں تاجدار بنادیا اور شیعہ بزرگوں کی یہ پیشگوئی بھی عین بعین پوری ہوئی کہ مہدی موعود جس غار سے برآمد ہوگا اس کا نام سُرَّ مَنْ رَأی ہوگا یعنی جو بھی اس کی زیارت کرے گا وہ بھی (عالمی آلام ومصائب کے باوجود) مسرور ہو جائے گا۔

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

گلدستہ درویشان کے وہ پھول جو مرجھا گئے

حکیم بدرالدین عامل درویش قادیان

مکرم فتح محمد صاحب نانبائی

ہرگاہ کہ قادیان میں ٹھہرنے والے درویشان کے انتخاب میں عام معاشرتی ضروریات کو مدنظر رکھا گیا تھا مگر پھر بھی چند ایک ضروریات بعد میں شدت سے محسوس ہوئیں ان میں سے ایک نانبائی کی ضرورت تھی درویشان میں صرف محمد عبداللہ صاحب نانبائی تھے اور ان کی علالت کی صورت میں متبادل نانبائی موجود نہیں تھا اس ضرورت کا احساس کرکے 1947ء میں ہی ایک عزیز خدا بخش کو مکرم محمد عبداللہ صاحب کے ساتھ لگا کر نانبائی ٹرینڈ کیا گیا تھا مگر وہ ہندوستان کے ہی ایک خانہ بدوش قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے وہ فروری 1948ء میں استعفیٰ دیکر چلے گئے تھے اس لئے مرکز سے ایک ٹرینڈ نانبائی بھجوانے کی درخواست گئی تھی ۵ مارچ ۴۸ کو جو قافلہ لاہور سے آیا اس میں مکرم فتح محمد صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب کو بطور نانبائی یہاں بھجوادیا گیا تھا اس طرح ایک مسئلہ حل ہوگیا اب باری باری دونوں لنگر خانہ میں کام کرتے تھے حق یہ ہے کہ ان دونوں کے دور میں درویشوں نے بہترین روٹیاں کھائیں۔

1950ء میں جب کچھ خاندان ہندوستان کی جماعتوں سے ہجرت کرکے قادیان آگئے تھے قادیان میں بچوں کے ختنہ کرنے کی بھی ضرورت محسوس ہوئی مکرم فتح محمد صاحب حجام کا کام بھی جانتے تھے اور ختنہ کرنا بھی جانتے تھے یہ دونوں کمیاں بھی ان کی آمد سے دور ہوگئیں ان کی آمد سے قبل جو ایک حجام جنوری 1948ء کو قادیان بھجوایا گیا تھا وہ دو تین ماہ رہ کر بغیر اجازت لئے یہاں سے فرار ہوگیا تھا اور حجام کی اشد ضرورت تھی کیونکہ غیر مسلم افراد کی طرف سے کئی مرتبہ بائیکاٹ کیا گیا اور بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا رہا۔

بہت سی خوبیوں کے باوجود مکرم فتح محمد صاحب میں یہ ایک کمزوری بھی تھی کہ غصہ پر قابو نہیں رکھ سکتے تھے 1991ء کے شروع میں ہی آپ کی طبیعت بوجہ جگر کی خرابی کے علیل رہنے لگی تھی۔ آہستہ آہستہ مرض اور کمزوری بڑھتی چلی گئی سال کے آخری تین مہینوں میں ٹانگوں اور پاؤں پر ورم بھی آگیا تھا اکتوبر کی بات ہے ایک روز میں ان کی دوکان کے سامنے سے گذر رہا تھا مجھے آواز دیکر بلایا اور پوچھنے لگے کہ دیکھیں میری کیا حالت ہے۔ میں جلسہ سالانہ تک جی بھی سکوں گا یا نہیں ان کی مراد یہ تھی کہ امسال جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی آمد متوقع ہے میں حضور کی آمد والا جلسہ سالانہ دیکھ بھی سکوں گا یا نہیں میں نے حوصلہ دلایا کہ آپ غمگین نہ ہوں دُعائیں کرتے رہیں۔ میں بھی دعا کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ آپ جلسہ سالانہ اور پیارے آقا کی آمد کی خوشی میں شریک ہوں گے۔

ذرا قسمت کی خوبی تو دیکھئے کہاں ٹوٹی جاکمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا

ہر ممکن علاج پرہیز کے باوجود طبیعت گرتی چلی گئی اور ٦ نومبر ١٩٩١ء کو ہی ملک الموت کی ڈگری ہوگئی اور چارہ گر ہار گئے روح اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئی اور خاک کا پتلا ہمارے پاس رہ گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے یکے بعد دیگرے چار شادیاں کیں پہلی شادی درویشی دور سے قبل کی تھی اس میں سے آپ کے دو لڑکے ہیں اس اہلیہ کی وفات کے بعد شاہجہانپور میں دوسری شادی کی اس میں سے ایک بیٹا ہے اس بیوی سے علیحدگی بصورت خلع ہوگئی۔ تیسری شادی رانٹھ یوپی میں کی اس میں سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ اس بیوی کی بھی وفات ہوگئی چوتھی شادی کشمیر میں کی اس اہلیہ سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ اس بیوی کی بھی وفات آپ کی وفات سے تھوڑا عرصہ قبل ہوگئی۔ سب بچے شادی شدہ اور برسر روزگار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

مکرم بشیر احمد صاحب شاد

مکرم بشیر احمد صاحب شاد ولد خدا بخش صاحب سید والا تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ آپ کی پیدائش بمقام سید والا تحصیل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں ہوئی تعلیم معمولی تھی گویا ناخواندہ تھے آپ کی شادی سندھ میں ہوئی تھی اسلئے آپ سید والا سے سندھ جاکر سسرال کے ہاں ہی رہ پڑے تھے گو ایک کاشتکار گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے مگر انہوں نے اپنا ذریعہ معاش ٹیلرنگ کو پسند کرلیا تھا شادی سے قبل ہی درزی کا کام سیکھ کر گاؤں میں کپڑے سینے کا کام شروع کرلیا ہوا تھا صرف سادہ شلوار قمیض اور تہبند وغیرہ ہی سی سکتے تھے کوٹ پتلون وغیرہ نہیں سی سکتے تھے 1947ء میں جب قادیان میں خدمت کیلئے خدام کو بلوانے کی تحریک کی گئی تو آپ بھی خدمت کیلئے قادیان آگئے آپ کا تعلق حلقہ مسجد اقصیٰ سے تھا یہ تحریک تھی تو عارضی صرف دو ماہ کیلئے مگر حالات کچھ اس طرح تبدیل ہوئے کہ دو دو ماہ بعد تبدیلی ممکن نہ رہی اور آپ مستقل طور پر ہی قادیان کے ہوکر رہ گئے۔ جب حضور انور کی طرف سے فیملیاں قادیان بلانے کا ارشاد ہوا تو اپنی اہلیہ کو بھی قادیان بلوالیا آپ کی اہلیہ کے ساتھ ایک بچہ تھا جو اس نے اپنے بھائیوں کے بیٹوں سے لیکر پرورش کیا ہوا تھا۔ بتایا کرتے تھے کہ شادی کے بعد لگاتار ۹ بچے پیدا ہوئے جو کم عمری میں ہی وفات پاگئے اور اب جبکہ اہلیہ اولاد پیدا کرنے کی عمر کی حد کراس کرچکی ہوئی ہیں تو اپنے بھائیوں کا ایک بچہ لیکر پرورش کیا ہے۔ یہ بچہ اچھا ہوشیار بچہ تھا اور یہاں مڈل پاس کرلینے کے بعد مدرسہ احمدیہ میں داخل کرایا گیا تھا۔

ابتداء درویشی میں چار ماہ تک کسی بھی درویش کو کپڑے سلانے کی ضرورت نہیں پڑی گھر سے جو کپڑے پہن کر آئے تھے وہی دھو کر پھر پہن لیتے تھے اور نئے سلانے کی کسی کے پاس گنجائش ہی نہیں تھی آہستہ آہستہ وہ کپڑے پھٹنا شروع ہوگئے تھے اور ان کی مرمت کروانا پڑتی تھی۔ دو تین درویشوں نے مل کر ایک دوکان کھول لی تھی جس میں کپڑوں کی مرمت وغیرہ کردی جاتی تھی ایک حکیم عبدالرحیم صاحب تھے اور ایک بشیر احمد صاحب شاد تھے تیسرے صوفی علی محمد صاحب تھے جو سلائی کی مشینوں کی مرمت کے ماہر کاریگر تھے صوفی صاحب نے سٹور سے دو مشینیں ٹھیک کرکے ان دونوں کو دے دی تھیں اور یہ کام کرتے تھے دونوں بزرگ معمولی درجہ کی شلوار قمیض سے زیادہ کوئی اچھی سلائی نہیں کرسکتے تھے ایک لطیفہ وقوع پذیر ہوا۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب جو خود اعلیٰ درجہ کے ماہر ٹیلر تھے اور کوٹ پتلون سوٹ شیروانی اعلیٰ درجہ کی سی سکتے تھے۔ ان کی قمیض پھٹ گئی ان کے اوپر جو رضائی تھی اس کا اندرس نیلے رنگ کی پاپلین کا تھا آپ نے سوچا کہ اب اپریل شروع ہوگیا ہے اب رضائی کی ضرورت نہیں رہی کیوں نہ میں رضائی ادھیڑ کر اس کے اندرس سے ایک قمیض سلوالوں وہ رضائی ادھیڑ کرلے آئے اور بشیر احمد صاحب شاد کو ناپ دیکر قمیض سلانے کیلئے دے گئے دو چار روز بعد آکر پوچھا تو قمیض تیار تھی آپ یہ دیکھ کر کہ قمیض تو خراب سل گئی ہے اور میرے پاس اور رقم بھی نہیں کہ بازار سے کپڑا لے آؤں بہت ناراض ہوئے کہ آپ نے میرا کپڑا خراب کردیا ہے۔ اس کی سلائی کیا ہے بتایا کہ ڈیڑھ روپیہ جب روٹی کے علاوہ صرف ۵ روپے ہی ملتے تھے اس میں ڈیڑھ روپیہ بھی نکالنا مشکل تھا آپ نے کہا تمہارے جیسے کنڈھ کاریگر کا حق نہیں کہ کپڑا بھی خراب کردو اور سلائی بھی زیادہ لو اس پر شاد صاحب نے جواباً کہا کہ آپ جیسے ساہوکار سے تو ہم صرف کاج کرانے کا ڈیڑھ روپیہ لے لیتے ہیں۔ بات آئی گئی ہوگئی چھ ماہ بعد جب مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے ٹیلرنگ شاپ کھولی تو آپ کے پاس غیر مسلموں کا بھی بہت کام آنے لگا اور تین چار کاریگر بھی غیر مسلم افراد میں سے آپ کے شاگرد ہوئے تو ایک روز شاد صاحب بھی ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ مجھے بھی شاگرد رکھ لیں ماسٹر صاحب نے کہا کہ میرے جیسوں سے تو آپ کاج کروائی ڈیڑھ روپیہ لیتے ہیں اور میں تو قمیض سینے کے کل ڈیڑھ روپیہ لیتا ہوں۔

1960ء کے قریب کی بات ہے کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بھی قادیان جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے تھے مکرم شاد صاحب بھی آپ سے ملاقات کرنے گئے تو آپ نے پوچھا کہ آپ کے کتنے بچے ہیں شاد صاحب نے کہا کہ 9 بچے ہوکر وفات پاگئے ہیں اب اہلیہ اولاد پیدا کرنے کی عمر میں نہیں ہے۔ آپ نے کہا آپ کا کیا نام ہے بتایا کہ نذیر احمد شاد (آپ کا آبائی نام یہی تھا) حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ اپنا نام بشیر احمد رکھ لیں اور دوسری شادی کرلیں اولاد ہو جائے گی اس پر نام بشیر احمد شاد رکھ لیا۔ اہلیہ کو معلوم ہوا کہ آپ دوسری شادی بھی کرنا چاہتے ہیں وہ ناراض ہوئی اور کہا میں اس کی اجازت نہیں دیتی چند سال اسی ادھیڑ بن میں گذر گئے جب یہ دوسری شادی پر مصر رہے تو وہ واپس پاکستان اپنے بھائیوں کے پاس چلی گئی۔ پھر انہوں نے یہاں دوسری شادی کیلئے کوشش شروع کی چونکہ انکی عمر بھی کافی ہوچکی تھی رشتہ ملنے میں مشکلات حائل رہیں اور کئی سال بعد کشمیر میں ان کا رشتہ طے ہوگیا۔ اور شادی بھی ہوگئی۔ ایک سال بعد ایک بیٹا پیدا ہوا جو پیدا ہوکر جلد ہی فوت ہوگیا حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے انہیں کہا کہ مردوں کو بھی اٹھرا کی بیماری ہوتی ہے آپ کے پہلے بھی ۹ بچے وفات پاچکے ہیں اور یہ دسواں ہے ایسا کرو کہ خود بھی اور اہلیہ کو بھی اٹھرا کی دوائی کھلاؤ انشاء اللہ آپ کو فائدہ ہوگا آپ حکیم بدر الدین صاحب عامل سے دوائی لے لیں بل میں ادا کردوں گا۔ چنانچہ آپ نے دوائی لی اور دو بچے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اب تک خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے زندہ ہیں۔

چونکہ تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی چند ایک دفاتر میں بطور مددگار کام کرتے رہے اور عمر بھی زیادہ تھی جلد ریٹائر ہوکر درویشی فیملی سکیل گزارہ بطور پنشن پاتے رہے چونکہ یہ گزارہ محض قوت لایموت کی حد تک ہی تھا یہ اپنے طور پر ایک دوکان میں کبھی پکوڑے کبھی چائے کبھی پلاؤ پکا کر فروخت کرلیا کرتے جس سے کچھ سہولت سے گزارا چل جاتا تھا معدہ میں السر کی پرانی تکلیف تھی جس کی وجہ سے انہیں متعدد مرتبہ امرتسر ہسپتال میں داخل کراکے بھی علاج کرایا جاتا رہا۔ چٹ پٹے کھانے ان کی کمزوری تھی۔ اور یہ اس بیماری والے کو موافق نہیں آتے۔ بیماری سے کچھ فائدہ ہوتا تو پھر جونہی گوشت میسر آتا خوب مرچ مسالہ ڈال کر پکا کر کھاتے اور چند مرتبہ بد پرہیزی کرنے سے پھر بیماری عود کر آتی دسمبر ١٩٩١ء میں بھی اس بیماری سے امرتسر میں داخل تھے اور بیماری کے دوران بار بار یہ کہتے تھے کہ دعا کریں میں اپنے آقا کو قادیان میں دیکھ لوں جب انہیں علم ہوا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ ١٩ دسمبر کو قادیان پہنچ رہے ہیں تو یہ ہسپتال سے چھٹی لے کر قادیان آگئے اور ارادہ یہ تھا کہ جب تک میرے آقا قادیان میں رہیں گے میں بھی یہاں رہوں گا حضور پرنور کے واپس جانے کیبعد پھر امرتسر ہسپتال میں داخل ہوکر بقیہ علاج کراؤں گا۔ بیمار حالت میں گھر آگئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تو آپ ان گھروں میں پہلے گئے جن کے ہاں کوئی موت فوت ہوچکی تھی اور دوسرے نمبر پر جن درویشان کے بارہ میں معلوم ہوا کہ وہ علیل ہیں ان سے بھی ملنے گئے مکرم شاد صاحب سے بھی حضور ان کے مکان پر ملنے گئے اس پر شاد صاحب بہت ہی خوش ہوئے کہ میں نے اپنے آقا کو اپنے گھر میں دیکھ لیا ہے جلسہ سالانہ کے بعد حضور چند دن کیلئے

دہلی تشریف لے گئے تھے دس جنوری 1992ء تک حضور کی واپسی متوقع تھی مگر آپنے مورخہ ۸ جنوری ۱۹۹۲ء کو ایک ہی جست میں دیارِ فانی سے جنت ابدی تک کا سفر طے کرلیا انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ اپنے حضور بھی بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے دونوں بچوں کا خود کفیل ہو اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے دونوں بچے قابل شادی ہیں انہیں بہتر رشتے نصیب ہوں۔

مکرم مرزا محمد زمان صاحب

1943ء کے جلسہ سالانہ قادیان پر میری ڈیوٹی نائب منتظم مکانات حلقہ مسجد مبارک تھی اس وقت مکرم مرزا محمد زمان صاحب ولد مرزا احمد دین صاحب قادیان دفتر جلسہ سالانہ کے سٹور کیپر تھے ان دنوں جو مہمان الگ مکانات میں ٹھہرتے تھے یا جلسہ سالانہ کی طرف سے حاصل کی گئی بیٹھکوں میں ٹھہرائے جاتے تھے انہیں سالن لانے کیلئے برتن سالن کھانے کیلئے مٹی کے پیالے اور پانی پینے کیلئے آبخورے اور اگر اس مکان میں بجلی نہ ہو تو روشنی کے لئے لیمپ اور پانی سٹاک کرنے کیلئے گھڑے اور وضوء کرنے کیلئے مٹی کے لوٹے فراہم کئے جاتے تھے۔ منتظم مکانات یہ اشیاء جلسہ سالانہ کے سٹور سے حاصل کر کے مہمانوں کو فراہم کردیتا تھا اور مہمان واپسی پر جو اشیاء محفوظ ہوتیں وہ واپس جمع کراجاتے تھے ظاہر ہے کہ مٹی کے برتنوں کو استعمال کرتے ہوئے ٹوٹ پھوٹ بھی ہو جاتی تھی ٹوٹے ہوئے برتن سٹاک سے خارج کر دیئے جاتے تھے میں نے مرزا صاحب سے کئی سو برتن اور لیمپ حاصل کئے تھے مرزا صاحب سے میری یہ پہلی ملاقات تھی۔

قادیان سے ہجرت کے بعد جن کارکنان کو قادیان رہنے کا حکم تھا مکرم مرزا محمد زمان صاحب بھی ان میں شامل تھے گویا ۳۱۳ درویشان میں آپ کا نام بھی تھا اور اب بھی دفتر لنگر خانہ میں جلسہ سالانہ کے سامان کے سٹور کیپر تھے۔ 1947 اور 1948 میں جلسہ سالانہ کے سٹور کو استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ درویشان کے علاوہ صرف چند ایک مہمان ہی آسکے تھے۔ 1949 میں لاہور سے بھی قافلہ آگیا تھا اور انڈیا سے بھی مہمان زیادہ آئے تھے جلسہ سالانہ کے سٹور کو استعمال کرنے کی ضرورت پڑی تو معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نے بڑی ذمہ داری سے سٹور کو سنبھالا ہوا ہے اور ہر ایک چیز بڑی احتیاط سے محفوظ رکھی ہے۔ سامان کے سلسلہ میں بجٹ پر کوئی بوجھ نہیں پڑا۔

1952ء میں جب میرا بطور افسر لنگر خانہ و نائب افسر جلسہ سالانہ تقرر ہوا تو اس وقت مرزا صاحب کو جلسہ سالانہ کے علاوہ لنگر خانہ کے سٹاک کا بھی سٹور کیپر اور کلرک دفتر لنگر خانہ مقرر کردیا گیا تھا گویا دونوں سٹوروں کو مدغم کردیا گیا تھا 52 تا 55ء مرزا صاحب نے میرے ساتھ کام کیا مرزا صاحب ایک ذمہ دار کارکن تھے اور ہر طرح قابل اعتماد تھے مرزا صاحب غالباً 40ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت میں آئے تھے اس وقت ان کی عمر 40 سال ہوچکی تھی اسلئے انہیں کلرک کا گریڈ نہیں دیا گیا تھا بلکہ بالمقطع مشاہرہ پر ملازم ہوئے تھے 1956ء میں آپ کی تبدیلی لنگر خانہ سے دفتر بہشتی مقبرہ میں ہوگئی تھی اور کچھ سال وہاں کام کرنے کے بعد جبکہ نظر بھی کمزور ہوگئی تھی انہیں دفتر کی ڈیوٹی سے فارغ کردیا گیا تھا۔ چونکہ بالمقطع ملازم تھے پنشن کا حق آپ کو حاصل نہیں تھا۔ لیکن درویش بھی تھے اس لئے ان کو فیملی سکیل گزارہ بطور پنشن دیکر فارغ کردیا گیا تھا چونکہ فارغ رہنا ان کی طبیعت کو پسند نہیں تھا یہ طوعی طور پر مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کے پاس ان کے مضامین کے مسودات کی نقول کرنے کا کام شوقیہ طور پر کرتے رہتے تھے یہ مسودات بعد میں ''وہ پھول جو مرجھا گئے'' اور'' اردو ادب کا احمدیہ دبستان'' کے نام سے طبع ہوئے مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کی وفات کے بعد باقی زندگی فراغت میں عبادت اور دعاؤں میں گزاری

آپ کی شادی پہلے ہوچکی ہوئی تھی بوقت ہجرت بیوی بچے پاکستان چلے گئے تھے جب دیگر درویشان کے بیوی بچے پاکستان سے آگئے تو چند سال بعد آپ کی اہلیہ بھی قادیان آگئی تھیں بچے چونکہ بڑے اور شادی شدہ تھے وہ نہیں آئے جب آپ کی اہلیہ بھی وفات پاگئیں اور مکرم حضرت بھائی الہ دین صاحب جو دیار مسیح میں ایک کمرہ میں رہتے تھے وہ بھی وفات پاگئے تو مکرم مرزا صاحب کو دیار مسیح میں وہ کمرہ رہائش کیلئے دے دیا گیا۔ آپ کی صحت خاصی کمزور ہوچکی تھی دیار مسیح میں قیام کے دوران حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے مکان میں موجود بیت الخلا کو مرزا صاحب استعمال کرتے تھے ایک روز دوپہر کو جب آپ رفع حاجت کیلئے گئے تو اٹھتے ہوئے گر پڑے آپکا کندھا سیٹ میں پھنس گیا کمرہ چھوٹا تھا ٹانگیں سیدھی نہ ہوسکتی تھیں اور بایاں ہاتھ جو اوپر تھا وہ کسی سہارا لینے والے کھونٹے تک نہیں پہنچ رہا تھا آپ صرف زبان سے ہوں ہاں کر رہے تھے اندر سے کنڈی بھی نہیں کھول سکتے تھے پتہ نہیں کتنی دیر اس حالت میں پڑے رہے اگست یا ستمبر کا مہینہ تھا کسی نے آپکی آواز سنی اور مجھے آکر اطلاع دی (کیونکہ میں جنرل سیکرٹری تھا) میں چند خدام کو ساتھ لیکر فوراً وہاں گیا صورت حالت دیکھی مرزا صاحب کو آواز دی وہ کوئی جواب نہیں دے پائے غالباً تھک گئے تھے میں نے دروازہ توڑنا ضروری خیال کیا اور ایک اینٹ جو صحن میں پڑی تھی اس سے دروازہ پر کئی وار کئے آخر اوپر والی چٹخنی ٹوٹ گئی اور دروازہ کھل گیا مرزا صاحب کو نیم بیہوشی کی حالت میں وہاں سے اٹھاکر بدن صاف کر کے بستر میں لٹایا گیا پانی پلایا گیا کچھ دیر بعد مرزا صاحب کے ہوش وحواس قائم ہوئے مرزا صاحب بھی کمزور اور بیمار تھے مگر شاد صاحب کی طرح یہ بھی منتظر تھے کہ خدایا مجھے پیارے آقا کی قادیان آمد تک مہلت دے سو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو بپایہ قبولیت جگہ دی حضور پرنور آئے مرزا صاحب نے جی بھر کر اپنی انتظار دید کی پیاس بجھائی حضور انور کے ساتھ درویشان کرام کے فوٹو میں حضور پرنور کے قدموں میں بیٹھنے کا شرف حاصل کیا حضور رحمہ اللہ کی لندن واپسی کے معا بعد ۱۹ جنوری ۱۹۹۲ء کو وفات پائی اور ۲۰ جنوری بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک میں آسودہ ہوئے اللہ تعالیٰ انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

مکرم عزیز احمد صاحب منصوری

مکرم عزیز احمد صاحب منصوری ولد منشی عبد الخالق صاحب قادیان، آپ کا تعلق حلقہ ناصر آباد خدام سے تھا 1950ء میں جب صدر انجمن احمدیہ نے درویشان میں یہ تحریک کی کہ جو درویش کوئی کاروبار کر کے اپنا گذارہ چلا سکتے ہوں وہ فارغ ہو جائیں حلقہ ناصر آباد درویشان میں سے عزیز احمد صاحب منصوری نے بھی اس پر لبیک کہا اس وقت دس بارہ درویشان کی ایک لمیٹڈ فرم بنا کر گورنمنٹ سے قرضہ حاصل کر کے کھڈیاں لگائی گئی تھیں جو درویش فرم کے ممبر تھے وہ کھڈی پر کپڑا بننے کا کام بھی خود ہی کرتے تھے اس سکیم سے گورنمنٹ کا مقصد یہ تھا کہ نوجوانوں کو روزگار فراہم کیا جائے ان کا بنایا ہوا کپڑا گورنمنٹ خود خرید لیتی تھی اور اپنے کھدر بھنڈاروں پر فروخت کرتی تھی اب تک یہ سکیم جاری ہے۔ مگر درویشان کی فرم دو سال سے زیادہ نہ چل سکی حالانکہ سرکار کی طرف سے یہ بھی رعائت تھی کہ پانچ سال چلنے کے بعد کھڈیوں کیلئے دیا ہوا قرضہ چوتھا حصہ معاف کردیا جائے گا فرم فیل ہو جانے کے بعد مکرم منصوری صاحب نے ہمت نہیں ہاری دہلی میں ایک احمدی دوست ماربل چپس کی مصنوعات سنک بیسن سیٹ گملے وغیرہ بنانے کا کام کرتے تھے مکرم منصوری صاحب دہلی چلے گئے اور وہاں ان کے پاس ملازم ہوکر ماربل چپس کی مصنوعات بنانے کا کام سیکھا اسی اثنا میں جب یہ وہاں کام سیکھ رہے تھے یوپی کے ایک نوجوان ابرار احمد بھی وہاں کام سیکھنے کی غرض سے آکر ملازم ہوئے تھے تین چار سال وہاں کام سیکھا اور جب محسوس کیا کہ اب ہم آزادانہ طور پر کام کرسکتے ہیں تو دہلی میں ایک جگہ کرایہ پر لے کر وہاں ابرار احمد صاحب نے اپنے سرمایہ سے ضروری سامان فراہم کیا اور کام شروع کردیا چونکہ منصوری صاحب کے پاس سرمایہ نہیں تھا آپ ان کے ساتھ بطور کاریگر کام پر لگ گئے دہلی ترقی پذیر شہر تھا کام کی بہت مانگ تھی ان کا کام اچھا چل نکلا ابرار احمد غیر شادی شدہ نوجوان تھا منصوری صاحب نے دیکھا کہ دینی اور اخلاقی اور کاروباری حالت اچھی ہے اپنی بیٹی کا رشتہ ابرار صاحب سے کردیا خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ رشتہ بڑا ہی کامیاب ثابت ہوا خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ فرم اب تک کامیابی سے چل رہی ہے۔ مکرم منصوری صاحب کے دو بیٹے بھی ابرار صاحب کے ساتھ کام کررہے ہیں اور ابرار صاحب کے ایک بیٹے کی شادی قادیان میں مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی کی بیٹی سے ہوچکی ہے۔

منصوری صاحب آخر پر دہلی سے قادیان آگئے تھے اور انہیں محاسب میں پہرہ دار کی خدمت سپرد ہوئی تھی جسے آپ بڑی خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے آخر میں محاسب کی ڈیوٹی سے بھی فارغ کردیئے گئے تھے۔ اور فیملی سکیل گزارہ بطور پینشن ملنا منظور ہوا تھا باوجود خاصی عمر ہوجانے کے صحت مند تھے اور فراغت کے ایام میں بھی اکثر مچھلی کے شکار کیلئے جایا کرتے تھے مورخہ ۲۶ ستمبر کو آپ کسی غرض سے اٹھے تو صحن میں گر پڑے سر میں سخت چوٹ آئی اہلیہ بھی دہلی گئی ہوئی تھیں اور بچوں میں سے بھی کوئی پاس نہ تھا صرف بہو گھر میں تھیں انہوں نے اپنے گرنے اور سر پر چوٹ آنے کا کسی سے بھی ذکر نہیں کیا صبح تکلیف برداشت سے باہر ہوگئی تو بتایا مقامی انتظامیہ نے انچارج صاحب احمدیہ شفاخانہ کی ہدایت پر امرتسر گورونانک ہسپتال میں لے جاکر داخل کرایا ٹیسٹوں کے بعد معلوم ہوا کہ دماغ میں جریان خون ہوا ہے اس کی وجہ سے بے ہوشی طاری ہوگئی اور اسی بے ہوشی کے دوران مورخہ 29 ستمبر 1992 کو امرتسر ہسپتال میں ہی داعی اجل کو لبیک کہا۔ جنازہ قادیان لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا کی جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کی اولاد کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

آپ کی شادی تقسیم ملک سے قبل ہوچکی ہوئی تھی۔ جب درویشان کی فیملیز پاکستان سے آئیں تو آپ کی اہلیہ بھی آگئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو لڑکیاں اور چار لڑکے عطا فرمائے۔ سب بچے شادی شدہ برسر روزگار ہیں اللہ تعالیٰ انہیں سلسلہ کا خادم بنائے آمین۔

❁❁❁

بدر کی خریداری میں اضافہ

کاغذ، کمپوزنگ اور دیگر اخراجات میں غیر معمولی اضافہ اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے بدر کی سالانہ خریداری میں اضافہ کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ لھذا نئے مالی سال سے 200 روپے کی بجائے 250 روپے سالانہ خریداری قیمت مقرر کی گئی ہے۔ خریداران بدر اسکے مطابق ادائیگی کرکے ممنون فرمائیں۔ (مینیجر بدر)

صوبہ ہریانہ کی سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

☆حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان کی بنفس نفیس شرکت

☆دوروزہ ہومیو پیتھی وایلوپیتھی مفت میڈیکل کیمپ ☆پریس کانفرنس کثیر اخبارات ودوردرشن میں جماعت کی تشہیر

الحمدللہ اس سال جماعت احمدیہ صوبہ ہریانہ نے ۱۴؍اپریل کو جیند میں سالانہ کانفرنس منعقد کی۔ کانفرنس سے ایک ہفتہ قبل ہی مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ، ہریانہ کے دورہ پر تشریف لائے۔ اور کانفرنس کے مختلف امور انجام دئے اور جملہ انتظامات کی نگرانی کی۔

مورخہ ۰۵۔۴۔۳ کو ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ صوبہ ہریانہ میں یہ پہلی پریس کانفرنس تھی۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نہایت کامیاب رہی۔ دو گھنٹے تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا۔ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم اور مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم پرنسپل جامعہ احمدیہ وصدر مجلس انصاراللہ بھارت نے سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے۔ پریس کانفرنس میں ۲۲ نمائندگان نے شرکت کی۔ جسمیں آل انڈیا ریڈیو کے نمائندہ بھی شامل تھے۔ اگلے روز اخبارات میں اسلام واحمدیت کی امن اور پیار بھری تعلیمات اور جماعت احمدیہ کی خدمات پر مشتمل بڑی اور عمدہ خبریں اور فوٹوز بھی شائع ہوئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ دو سال قبل مذکورہ اخبارات نے غیر احمدی علماء کے غلط پراپیگنڈہ سے متاثر ہوکر جماعت کے خلاف خبریں لگائی تھیں کہ یہ مذہب تبدیل کرتے ہیں۔ انکو یہاں مسجد نہیں بنانے دینی چاہئے۔ اور انکے پاؤں یہاں سے اکھیڑ دئے جائیں۔ لیکن اس مرتبہ انہیں اخبارات نے کھل کر اظہار کیا کہ اسلامی تعلیم کی حقیقی علمبردار اور وطن سے محبت رکھنے والی یہی جماعت ہے جسکا نعرہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ہے کانفرنس کی کئی روز پہلے تشہیر کی گئی۔

مورخہ ۰۵۔۴۔۳ کو ہی مرکز احمدیت قادیان سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کے علاوہ مرکزی عہدیداران کا وفد اور مرد وزن تشریف لائے۔ کانفرنس کے تین روز قبل سے ہی ہریانہ کے خدام و اطفال جیند مشن میں خدمت بجالانے کے لئے تشریف لا چکے تھے۔

۳؍اپریل کی شام کو تمام خدام، اطفال، انصار لجنہ وناصرات نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی اور مرکز سے آنے والے قافلے کا شاندار استقبال کیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت نے تمام نومبائعین اور ڈیوٹی کیلئے آئے خدام سے حضرت میاں صاحب کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد حضرت میاں صاحب نے تمام حاضرین سے خطاب فرمایا۔ جس میں نماز باجماعت کے بارہ میں خصوصی طور پر توجہ دلائی۔ جیند شہر میں جماعت کی بہت خوبصورت مسجد اور نہایت ہی شاندار مشن ہاؤس ہے۔ اپریل ۲۰۰۰ء میں جماعت نے یہاں مسجد ومشن ہاؤس کی جگہ خریدی تھی۔ مختلف مراحل میں مشن و مسجد کا کام چلتا رہا۔ ساتھ ساتھ مخالفت کا سلسلہ اور مشن نہ بننے دینے کی دشمنوں کی ناکام کوششیں بھی جاری رہیں۔ گذشتہ سال مشن ومسجد کی تکمیل کا آخری مرحلہ والا کام بھی ختم ہوا الحمدللہ۔

مورخہ 4.4.05 کو دن کے دو بجے سے شام کے پانچ بجے تک جلسہ ''پیشوایان مذاہب'' کا انعقاد ہوا۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا ظہیر احمد خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے جماعت احمدیہ کا تعارف، جلسہ کے اغراض ومقاصد اور جماعت کی خدمات کے موضوع پر تعارفی تقریر کی۔ اُس کے بعد عیسائی مذہب کے نمائندہ مسٹر کشمیر مسیح، سکھ مذہب کے نمائندے سردار رنجیت سنگھ جی ہیڈ گرنتھی گوردوارہ سنگھ سبھا جیند۔ ہندو مذہب کے نمائندگان شری سوریہ نند سرسوتی۔ شری فقیر چند مہاراج آشرم سکھ بٹولی ہماچل۔ مسٹر کے ایس دھون پرنسپل گورنمنٹ کالج جیند، لالہ رامیشور داس سابق صدر بی جے پی ہریانہ۔ شری ادم کمار جی جین ویدک دھرم پرچارک نے اپنے اپنے مذہب سے آپسی امن اور بھائی چارے کے عنوان پر تقاریر کیں۔ جناب سوامی سوریہ نند سرسوتی جن کا اس علاقہ کے ہندوؤں پر بہت اثر ہے نے اپنی تقریر میں واضح طور پر کہا کہ پہلے تو ہم جماعت سے نفرت رکھتے تھے لیکن اب جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھنے اور جماعت کے مبلغین سے ملنے اور آج کا منظر دیکھنے اور کاروائی سننے کے بعد میں اس اسٹیج سے اعلان کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے تمام ممبران ہمارے خاندان کا حصہ ہیں۔ جس وقت بھی اور جہاں بھی آپ لوگوں کو ہماری مدد کی ضرورت ہوگی ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ لوگ مسلمانوں کے سدھار اور جو سماجی خدمات انجام دے رہے ہیں اور دُنیا میں امن کی تعلیم کا پیغام دے رہے ہیں ہم ہریانہ کے رہنے والے بھی لوگ آپ کے ان اقدام کی سراہنا کرتے ہیں اور آپ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اسکے بعد مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح و ارشاد نے امن و بھائی چارے کے متعلق اسلام کی حسین تعلیم پیش کی۔ اور خدام نے ایک ترانہ پیش کیا۔ گذشتہ پانچ سال قبل بھی جیند میں ایک کانفرنس ہوچکی ہے اس میں صرف اڑھائی صد افراد نے شرکت کی تھی لیکن اس مرتبہ باوجودیکہ کانفرنس کے ایک روز قبل ہریانہ حکومت کے دو وزراء کی اچانک حادثہ میں موت ہوگئی۔ دن بھی اتوار کا نہیں تھا اور دیہاتوں میں گندم کی کٹائی زوروں پر تھی لیکن ان سب باتوں کے باوجود ساڑھے تین ہزار سے زائد حاضری تھی جس میں اڑھائی ہزار سے زائد حاضری ہریانہ کے نومبائعین کی تھی۔ اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو حاضری کئی ہزار ہوجاتی۔ صوبہ ہریانہ کی اس کانفرنس کو آل انڈیا ریڈیو کے علاوہ سات ٹی وی چینلوں نے اور بائیس اخبارات نے کوریج دی۔ دوردرشن اور N.R.I ٹی وی چینلوں نے تو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کا انٹرویو بھی لیا۔ کانفرنس کے اس موقعہ پر مورخہ 3.4.05 و 4.4.05 دو یوم نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ ہمارے احمدی ڈاکٹر صاحبان مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب نے فری میڈیکل کیمپ بھی لگایا جس میں ہومیو پیتھک وایلو پیتھک ادویات سے سینکڑوں مریضوں کا علاج کیا گیا۔ تمام مہمانان کرام وحاضرین کانفرنس کے طعام کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اس مبارک موقعہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے بلا امتیاز مذہب وملت ہریانہ کی چھ بیوہ اور غریب عورتوں میں سلائی مشینیں تقسیم کیں اور نظارت اصلاح وارشاد کے مقررہ دینی نصاب کے امتحان میں ہریانہ اور اترانچل کے اوّل، دوم، سوم آنے والے افراد کو انعامات بھی تقسیم فرمائے اور صدارتی خطاب فرمایا۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ پریس کانفرنس کے روز پریس نمائندگان اور جلسہ کے دن آنے والے معزز مہمانوں کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے تحائف بھی پیش فرمائے۔ پریس کوریج کی زیادہ سے زیادہ تشہیر کیلئے قادیان کے دو نوجوان پریس نمائندگان مکرم طارق احمد خان صاحب اور مکرم کرشن احمد صاحب نے بہت محنت کی۔

مورخہ 5.4.05 کو ایک درجن سے زائد اخبارات میں بڑی بڑی فوٹوز کے ساتھ تفصیلی خبریں شائع ہوئیں۔ شہر میں اب جماعت کی خوب تشہیر ہو رہی ہے۔ مختلف طبقے کے لوگ بڑے احترام سے پیش آتے ہیں۔ کانفرنس کے اگلے روز ہی اکثر مرد وزن اخبار پڑھ کر مبارکباد دینے اور جماعت کی خدمات کو سراہنے اور معلومات حاصل کرنے کے لئے مشن ہاؤس تشریف لائے۔ اور آئندہ پروگرام کرنے کے لئے تعاون کا اظہار بھی کیا۔ دو روز تک کانفرنس کی خبریں اور جلسہ کی کاروائی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے خطاب کی جھلکیاں دوردرشن میں دکھائی گئیں۔ جس سے لاکھوں افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ کانفرنس کو بہتر بنانے کیلئے پہلے سے ہی درج ذیل شعبہ جات بنائے گئے تھے۔ شعبہ استقبال۔ رہائش۔ تیاری وتقسیم طعام۔ سکیورٹی۔ صفائی وآب رسانی۔ تیاری جلسہ گاہ۔ حاضری ونگرانی۔ شعبہ پریس اینڈ میڈیا۔ مہمانوں کی رہائش وکھانے کا عمدہ انتظام تھا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہریانہ کے خدام، انصار، لجنہ نے بہت محنت کی ہے۔ خصوصاً جیند جماعت کے خدام، انصار اور لجنہ نے اس موقعہ پر تعاون دیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ کانفرنس کے بعد بھی اب غیر مسلم معززین مشن میں تشریف لاتے ہیں اور جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کرتے ہیں جس عیسائی نمائندہ نے جلسہ میں تقریر کی تھی جلسہ کے تیسرے روز اپنے دو نوجوانوں کے ساتھ مشن میں تشریف لائے اور شکریہ کے ساتھ آئندہ بھی اس طرح کے وسیع پیمانے پر خدمت انسانیت اور آپسی پیار ومحبت کے پروگرام کرنے کیلئے درخواست کی۔

(سفیر احمد بھٹی مبلغ انچارج ہریانہ)

ماہانہ کارگذاری رپورٹ مجلس انصاراللہ بھارت

بھارت کی درج ذیل مجالس انصاراللہ بھارت نے اپنی کارگذاری رپورٹ ماہ جنوری فروری 2005ء ارسال کی ہیں۔ پنجاب: قادیان، خانپور، شوشک، کھڈوری، بادووال، چترے، ہوشیار پور، پٹیالہ، بھسے کلاں، جمالپور، اڑیسہ: کیرنگ، بھونیشور، سورو، سونگھڑہ، پنکال، نرگاؤں، آندھرا: حیدرآباد، سکندرآباد، چنتہ کنٹہ، آڑاملی، گھنٹھسالہ، کرناٹک: یادگیر، بنگلور، تاملناڈو: چنئی، کشمیر: بھدرواہ، شورت، کوریل، دھریر یلوٹ، سہارنپور چندتورہ (آگرہ) مہرا، دہلی: کیرالہ: الانلور، الپی، کالیکٹ، کوچین، کرولائی، کاکاناڈ، کلکلم، کنور سٹی، پلورتی، : منی کوٹی بنگا شکرا آباد، تالگرام، ہمایوں منزل، تیز سنگھپور، سانکورگھاٹ، رائیگرام، گانتھلہ، شیخ پاڑا، برہم پور، کھڑی بونا، راج کھنڈ، شنکرپور، گوڑا اسلام بانسرہ، موہن پور، بسنت پور، دیگھوری، سادل، پلکھونڈی، کرتونیا پاڑہ، ہریانہ: ملکپور، باس، جیند، بھوانی، کوہاڑ، دنود، موہانی، گھوگھڑیا، یمنا نگر، بھوڈیا کھیڑا، رائیلہ، پانڈوانی۔ گرائے، ہانسی، بری کلان، ہماچل: بڈھیرا، پنجاور، ڈنگوہ، راجستھان: موریکلاں، تاکہ پونڈے۔ مٹھا، پیروں، سونکھ، جنوتھر، کشن گڑھ، چتورا، کھوڑی، کریم نگر، کالابن، شیندرہ، بڈھانوں، برازلوجاگیر، نوہمئی، یاپورہ، رتال، لوہارکہ، مہاراشٹر: ممبئی، یوپی: امروہہ

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

ریفریشر کورس مجلس انصار اللہ پاکستان علاقہ میر پور خاص

۱۵ مارچ ۲۰۰۵ء کو ناظم صاحب علاقہ میر پور خاص مکرم سیف علی صاحب شاہد نے علاقہ میر پور خاص کے ناظمین اضلاع، ضلعی عاملہ، زعماء مجالس اور علاقہ کی عاملہ کا ریفریشر کورس برائے سال ۲۰۰۵ء منعقد کیا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس پاکستان کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ صدر مجلس نے عہد دوہرایا اور افتتاحی اجلاس میں بہت ہی پیارے انداز میں ریفریشر کورسز کی غرض و غایت اور عہدیداروں کو انکے شعبہ جات کے متعلق تفصیلی لائحہ عمل سے آگاہ فرمایا۔ اسکے بعد مکرم قائد صاحب اصلاح و ارشاد، مکرم قائد صاحب تربیت، مکرم قائد صاحب ایثار، اور مکرم قائد صاحب تعلیم القرآن نے بھی شعبہ جات کے متعلق تفصیلی ہدایات دیں۔ دوپہر ۱:۰۰ بجے وقفہ ہوا ریفریشمنٹ اور نمازوں کے بعد دوسرا سیشن شروع ہوا۔ جس میں بقیہ شعبہ جات کے بارہ میں تفصیلی ہدایات دی گئیں، نیز میر پور خاص کے اضلاع کا جائزہ بھی پیش کیا گیا۔

مکرم صدر صاحب مجلس نے اپنے اختتامی اجلاس میں فرمایا کہ اپنے لائحہ عمل کے مطابق کام کریں اور جو بھی خلیفہ وقت ارشاد فرمائیں اس لائن پر کام کرنا چاہئے۔ حضور کے خطبات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ حضور کی تحریکات پر فوری عمل کریں۔ آپ نے حضور انور کی تحریک بابت وصایا کی طرف بھی انصار کو توجہ دلائی۔ آخر پر آپ نے آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے مطابق نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔ شام تین بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔ علاقہ میر پور خاص کے ریفریشر کورس میں ۶۳ مجالس میں سے ۵۰ مجالس کے زعماء اور زعماء اعلیٰ نے شرکت کی۔ ۲۹ ضلعی عاملہ کے ممبران ۱۲ مقامی عاملہ ۱۶ علاقائی عاملہ اور ۴ ناظمین اضلاع نے استفادہ کیا۔ ضلع حیدرآباد، میر پور خاص، سانگھڑ، بدین اور ضلع تھرپارکر کی مجالس سے نمائندگی کرتے ہوئے کل ۱۱۲ عہدیداران نے استفادہ کیا۔

(نائب ناظم عمومی ضلع میر پور خاص)

جلد نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارتوں کے تحت 1905ء میں بابرکت روحانی نظام وصیت کی بنیاد رکھی۔ 2005ء میں اس نظام پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اس میں شامل ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے لیے دوران سال 1000 وصیتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

''بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس معیاری شرائط کو پورا کرسکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہو جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائیگی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2004ء) پس آج ہی اپنا جائزہ لیں دیر نہ کریں اور بابرکت روحانی نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنے نفس کی اصلاح کریں کیونکہ وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

تقریب شادی

محمد فضل احمد ولد مکرم محمد اظہر خان صاحب ساکن برہ پورہ کی شادی کی تقریب ہمراہ عزیزہ شارقہ ناہید بنت مکرم محمد حسن خان صاحب ساکن برہ پورہ مورخہ 19.11.04 کو عمل میں آئی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت بنائے۔ (سید محمد آفاق احمد معلم وقف جدید بیرون سرکل بھاگلپور)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

16.17.18 ستمبر 2005ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے 18.17.16 ستمبر کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ مجالس اسکے مطابق ابھی سے تیاری شروع کریں اور زیادہ سے زیادہ نومبائعین کو بھی ہمراہ لائیں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

لجنہ اماء اللہ آسٹریا کے

تیسرے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: روبینہ کوثر - جنرل سیکرٹری لجنہ آسٹریا)

مورخہ 19 دسمبر بروز اتوار لجنہ اماء اللہ آسٹریا کو اپنا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ پروگرام کے مطابق پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ امبر ماجد صاحبہ نے اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کی اور بینش حسین نے جرمن ترجمہ پیش کیا۔ حدیث نبویؐ ترجمہ اور مختصر تشریح کے ساتھ محترمہ صدف وہاب صاحبہ نے پیش کی۔ نظم اور عہد کے بعد صدر لجنہ محترمہ رضوانہ شفیق صاحبہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں ممبرات کو مفید نصائح سے نوازا۔

بعد ازاں علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ مقابلہ حسن قرأت، مقابلہ حفظ قرآن، نظم اور تقریری مقابلہ جات کے اختتام پر پہلے اجلاس کی کارروائی برخاست ہوئی۔ وقفہ نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ صدف وہاب صاحبہ نے اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کی اس کے بعد بقیہ علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ اس اجتماع میں لجنہ کی حاضری 90 فیصد رہی۔ اس موقع پر محترمہ امتہ القدوس صاحبہ سوئٹزرلینڈ سے مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے موجود تھیں۔ انہوں نے اجتماع میں لجنہ کی شرکت اور تمام ممبرات کی علمی مقابلہ جات میں دلچسپی کو سراہا اور تربیت کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آخر میں تقسیم انعامات اور دعا کے ساتھ اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام شرکاء کو اجتماع کی برکات سے بھرپور حصہ دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

منظوری انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر لجنہ بھارت کے انتخاب کی رپورٹ پر اپنے مکتوب بنام ناظر اعلیٰ قادیان مورخہ 22.4.05 میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

''ملکی صدر کے انتخاب کے لئے وہاں جو طریق اختیار کیا گیا وہ لجنہ کے دستور کے مطابق نہیں ...... فی الحال تو میں اس انتخاب میں جنکو زیادہ ووٹ ملے ہیں انہیں کی منظوری دے رہا ہوں۔ لیکن امسال جلسہ پر جب لجنہ اکٹھی ہوں گی تو اس وقت مقامی مجالس سے منتخب ہو کر آنے والی نمائندگان شوریٰ کے ذریعہ صدر کا انتخاب کرالیں اور پھر تین سے زائد نام منظوری کے لئے مجھے بھجوا دیں۔''

لھذا تمام لجنات بھارت مطلع رہیں کہ حالیہ انتخاب میں جنکو زیادہ ووٹ ملے ہیں یعنی مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ کو حضور انور نے فی الحال صدر لجنہ بھارت مقرر فرما دیا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر منتخب نمائندگان شوریٰ کے ذریعہ دوبارہ صدر لجنہ بھارت کا انتخاب کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس بارہ میں دفتر لجنہ بھارت کی طرف سے نئے قواعد وضوابط سے لجنات کو بذریعہ سرکلر مطلع کر دیا جائے گا۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

دعائوں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

Ph. Showroom: 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

بقیہ صفحہ (1)

میں ہر جگہ شیطان اپنے بازو پھیلائے کھڑا ہے اس کے حملے اور لالچ اس قدر شدید ہیں کہ سمجھ نہیں آتی کہ ان سے کس طرح بچا جائے ہر کونے پر ہر سڑک پر ہر محلے میں ہر شہر میں شیطانی حملے کام کر رہے ہیں اور سوائے اس کے کہ اللہ کا خاص فضل ہو ان شیطانی حملوں سے بچنا مشکل ہے جدھر دیکھو کوئی نہ کوئی بلا منہ پھاڑے کھڑی ہے دنیا کی چیزوں کی طرف اتنا اٹریکشن ہے کہ سمجھ نہیں آتی کہ انسان کس طرح اپنے مقصد پیدائش یعنی عبادت کو سمجھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیکن ہم پر اللہ کا یہ خاص احسان ہے کہ اس نے خود ہی ہم کو ان چیزوں سے بچنے کیلئے راستہ دکھا دیا ہے فرمایا کہ مستقل مزاجی اور مضبوط ارادے کے ساتھ استغفار کرو تو شیطان خود ہی منہ کی کھا جائے گا اور اس کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوگی حضور نے خطبہ کے شروع میں جس آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی اس کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو تمہیں وہ ایک مقررہ مدت تک بہترین سامان معیشت عطا کرے گا اور وہ ہر صاحب فضیلت کو اس کے شایان شان فضل عطا کریگا اور اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً میں تمہارے بارے میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

اس آیت میں صاف فرمایا گیا ہے کہ استغفار کرو اور جو استغفار نیک نیتی سے کیا جائے گا اس کے نتیجہ میں اللہ اپنا فضل فرمائے گا اور آئندہ کیلئے غلطیاں معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے گا اور پھر اپنی جناب سے اپنی نعمتوں سے حصہ بھی دے گا فرمایا دنیا سمجھتی ہے کہ دنیا کے گند میں پڑ کر دنیوی چیزیں ملتی ہیں لیکن اللہ فرماتا ہے کہ جو توبہ کرنے والے ہیں استغفار کرنے والے ہیں ان کو بس ہمیشہ کیلئے دنیوی نعمتوں سے نوازتا رہوں گا اور ان فضلوں کی بارش ہوگی اور یہ استغفار اور نیک عمل آئندہ زندگی میں بھی ان کے کام آئیں گے اور یہی استغفار ہے جس سے شیطان کے تمام حربے ناکام ہو جائیں گے۔

استغفار کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سے اس کی مغفرت اور فضل کی چادر میں لپٹنے کیلئے دعا مانگی جائے جب انسان اسطرح دعا مانگ رہا ہو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ اس کی دعا نہ سنے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے ادعونی استجب لکم تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا سنوں گا حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ توبہ کرنے والے بندے پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی جس کا جنگل بیابان میں کھانے پینے سے لدا اونٹ گم ہو کر مل جائے تو دیکھیں کہ اللہ تو اس انتظار میں ہوتا ہے کہ کب میرا بندہ توبہ کرے اور میں آئندہ کیلئے اس کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لوں لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ مستقل مزاجی سے اس پر قائم رہنا ہوگا۔ ورنہ اگر شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو کر موت آئی تو پھر اس عذاب سے ڈرو جو گناہ میں پڑے لوگوں کو ملتا ہے پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ استغفار کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے مستقل مزاجی سے خدا کے حضور جھکا رہے ہر احمدی ہر وقت سچے دل سے استغفار کرتے ہوئے اور توبہ کرتے ہوئے خدا کے حضور جھکے تا کہ اس کا پیار حاصل ہو اللہ تو اپنے بندے کو اپنا پیار اور قرب دینے کیلئے ہر وقت تیار رہتا ہے بلکہ بے چین رہتا ہے اور بندے کی اس بارے میں ذرا سی کوشش کو بھی بہت نوازتا ہے۔

حدیث قدسی میں ہے اللہ فرماتا ہے جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلکر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں پس جب اللہ اپنے بندے کی طرف اسقدر بے چینی سے بڑھتا ہے تو پھر بندے کو اس کی طرف کسقدر تیزی سے بڑھنا چاہئے حدیث میں آتا ہے کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو جب اللہ کسی انسان سے محبت کرتا ہے اس کی بدی کی طرف رغبت ہی نہیں رہتی۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں حضور علیہ السلام نے قبولیت توبہ کیلئے تین شرائط کا ذکر فرمایا ہے ان ہر سہ شرائط میں پہلی شرط یہ ہے کہ انسان خیالات فاسدہ اور تصورات بد کو چھوڑ دے دوسری شرط یہ ہے کہ پشیمانی اور ندامت کو ظاہر کرے اور تیسری شرط یہ ہے کہ آئندہ کیلئے مصمم ارادہ کرے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہیں کرے گا جب اس پر مداومت اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ سچی توبہ کی توفیق بخشے گا سب طاقتیں اور قوتیں خدا ہی کو حاصل ہیں بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہر وقت استغفار کرتے ہوئے اس کے حضور جھکے رہیں اور اس دنیا کے گند سے بچتے رہیں اور اللہ کی محبت حاصل کرنے والے ہوں۔

❁❁❁❁

بقیہ صفحہ (8)

کروڑوں درود و سلام حضرت خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آئمہ اہلبیت اور دوسرے بزرگان امت پر ہوں جن کی خبروں کو خدا تعالیٰ نے صدیوں کے بعد پورا کر کے ثابت کر دیا کہ اسلام دوسرے مذاہب کی طرح قصوں کا مذہب نہیں زندہ خدا کا زندہ مذہب ہے۔

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچہ آل محمد است

(حضرت امام مہدی)

آخر میں ہمیں یہ عرض کرنا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو جنوری 1906ء میں یہ الہام ہوا تزلزل در ایوان کسریٰ فتادہ (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱) اس پیشگوئی کے عین مطابق ایرانی قوم نے ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کو اپنے محبوب قائد علامہ خمینی کی قیادت میں رضا شاہ پہلوی شاہ ایران کا تختہ الٹ کے رکھ دیا اور اپنے خون سے حب وطن اور اپنے مسلک میں سنجیدگی اور کفن بردوش ہونے کی ایسی فدائیانہ مثالیں قائم کیں کہ پوری دنیا ان کا عزم و استقلال دیکھ کر مبہوت رہ گئی۔

جماعت مہدی کا درخشندہ مستقبل

ہمیں یقین کامل ہے کہ یہ بہادر اور سرفروش قوم حضرت امام مہدی علیہ السلام کے جھنڈے تلے جمع ہونے کے بعد اسلام کے عالمگیر روحانی انقلاب کیلئے بھی اپنی گذشتہ روایات سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرے گی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

”سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کیلئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کیلئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا“

(فتح اسلام صفحہ ۱۶)

نیز فرماتے ہیں:۔

”نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا“۔

”قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جسکو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی“

(الاشتهار مستيقناً بوحى الله القهار)

صل علی محمد وال محمد سید ولد آدم وخاتم النبیین

(الہام بانی سلسلہ احمدیہ براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۲-۵۰۳ حاشیہ ۱۸۸۳ء)

حضرت ثاقب زیروی فرماتے ہیں:۔

رہ وفا سے ہٹائے گا کیا زمانہ اس کو مٹائے گا کیا
تمہاری سیرت ہو جس کی رہبر درود تم پر سلام تم پر
ہم اور اب کس کے در پہ جائیں کسے غم زندگی سنائیں
تمہی تو ہو بیکسوں کے یاور درود تم پر سلام تم پر

❁❁❁❁

موضع میرا روڈ ممبئی میں تربیتی اجلاس

تربیتی جلسوں کے تسلسل میں بمقام میرا روڈ 6 مارچ کو ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم انوار احمد صاحب ان کے ہی مکان میں منعقد ہوا جس میں بھائیندر اور میرا روڈ کے مرد وزن شریک ہوئے تلاوت قرآن کریم اور خاکسار کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔ آخر میں صاحب خانہ نے چائے اور لوازمات سے تواضع کی۔ (سید طفیل احمد شہباز۔ ممبئی)

ولادت

☆۔ مکرم بشارت احمد صاحب مسرور سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ تیماپور کے ہاں دوسرا لڑکا مورخہ 4.2.05 کو تولد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بچے کا نام صباحت احمد مسرور تجویز فرمایا ہے۔ مکرم محمد مبشر احمد صاحب شہید ناگنڈ دیودرگی کا پوتا اور مکرم سید محی الدین صاحب آف ناندیڑ کا نواسہ ہے۔

☆۔ مکرم مولوی غلام حسن الدین صاحب ساکن بانلو کشمیر کے ہاں دو لڑکیوں کے بعد لڑکا تولد ہوا ہے جو محمد جمال الدین صاحب کا پوتا اور مکرم شریف احمد خان صاحب کا نواسہ ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام ذکی الاصباح الدین تجویز فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔

★ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے ڈاکٹر وسیم باری ٹاک کو مورخہ 8 نومبر 2004 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ”سدرہ وسیم“ نام تجویز فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور خادم دین بنائے۔ صحت وسلامتی والی عمر دراز عطا کرے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (عبدالرحیم ساجد بالسو یاری پورہ کشمیر)

تقریب شادی خانہ آبادی

مورخہ 11.12.04 کو ریٹائرڈ پرنسپل جناب ظفر السلام صاحب صدر جماعت احمدیہ بنارس کی دختر عزیزہ کائنات ثمر صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ہمراہ مکرم سید طاہر احمد انجم ابن مکرم سید منظور احمد صاحب عامل مرحوم درویش قادیان عمل میں آئی اللہ تعالیٰ ہر جہت سے اس رشتہ کو بابرکت کرے۔ اعانت بدر میں 200 روپے ادا کئے ہیں۔ (سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ بنارس)

::وصایا::

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو اطلاع دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15506 میں شفیق احمد اے ولد مکرم پی اے شمس الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ وینگانور ضلع تریچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی ذاتی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے میرا گذارہ آمد از خورد و نوش سالانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے ناصر احمد　　العبد شفیق احمد　　گواہ شد پی شمس الدین مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر 15507 میں پی اے اشرف ولد عبداللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1985 ساکن پلورتی ڈاکخانہ پلورتی ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1300 سکیئر فٹ زمین جس میں ایک چھوٹا سا مکان موجود ہے جس میں تین کمرے اور ایک کچن ہے موجودہ قیمت دولاکھ روپے ہے میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد نجیب خان مبلغ سلسلہ　　العبد پی اے اشرف　　گواہ شد کے اے اشرف

وصیت نمبر 15508 میں کے اے اشرف ولد عبدالرحمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن پلورتی ڈاکخانہ پلورتی ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرے نام فی الوقت 770 سکیئر فٹ زمین ہے جس میں تین کمرے والا ایک مکان ہے جس کی موجودہ قیمت بازاری ایک لاکھ روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد نجیب خان مبلغ سلسلہ　　العبد کے اے اشرف　　گواہ شد پی اے اشرف

وصیت نمبر 15509 میں سی ایچ صدیق ولد حسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی زمین 22 سینٹ و مکان کرولائی خسرہ نمبر 153/1A1 جسکی موجودہ قیمت اندازاً 650000 روپے ہے۔ جسکے نصف حصہ کی مالک میری بیوی ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 8061 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق انسپکٹر　　العبد سی ایچ صدیق　　گواہ شد ٹی کے محمود معلم

وصیت نمبر 15510 میں دی پی عاشق ولد دی پی عبدالعزیز مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 43 سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خالی زمین ساڑھے انیس سنٹ قیمت 1450000 روپے کینانور ٹاؤن چھوٹی دوکان قیمت 200000 روپے ایک ماروتی کار قیمت 250000 روپے میزان 1900000 روپے میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے عبدالسلام معلم　　العبد دی پی عاشق　　گواہ شد ایم ناصر احمد

وصیت نمبر 15527 میں پی فاطمہ زوجہ ڈی کے کنجالن کٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کالکولم ڈاکخانہ کالکولم ضلع مالاپورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کی 1 ایکڑ 60 سینٹ زمین کالکولم میں موجود ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 580000 پانچ لاکھ اسی ہزار روپے ہے۔ سونے کی بالیاں ایک جوڑ 2 گرام، سونے کا ہار ایک عدد آٹھ گرام، جس کی موجودہ قیمت پانچ ہزار روپے حق مہر مبلغ یکصد روپے مجھے میرے خاوند مرحوم کی طرف سے مل گیا ہے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد 12000 سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی کے محمود　　الامۃ پی فاطمہ　　گواہ شد محمد طاہر احمد

وصیت نمبر 15528 میں ایم مبارکہ زوجہ ٹی کے شوکت علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن کالکولم ڈاکخانہ کالکولم ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مجھے میرے والد صاحب مرحوم کی طرف سے حصہ بصورت رقم مبلغ ایک لاکھ بیانوے ہزار پانچ صد روپے مل چکا تھا جس کو میں نے اپنے خاوند کو مکان بناتے وقت بطور قرض دیا تھا۔ اس قرض کی رقم کے عوض میرے خاوند نے مجھے ایک ایکڑ 38 سینٹ زمین زرعی جس کی موجودہ قیمت دولاکھ سات ہزار روپے دی ہے سونے کے کنگن 10 گرام بالیاں ایک جوڑی یعنی 2 عدد چار گرام۔ انگوٹھی ایک عدد 2 گرام یعنی کل زیور 16 گرام جس کی موجودہ قیمت دس ہزار روپے ہے۔ حق مہر مبلغ 1000 روپے ہے۔ میرے خاوند کی طرف سے مل چکا ہے جائیداد سے خاکسار کو کوئی آمد نہیں ہے۔ میرا گذارہ سالانہ جیب خرچ 4800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی کے شوکت علی　　الامۃ کے مبارکہ　　گواہ شد محمد طاہر احمد قادیان

وصیت نمبر 15529 میں محمد ظہور الحق ولد مولوی عبد الرزاق قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں جب بھی آبائی جائیداد سے حصہ ملے گا اطلاع دوں گا۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت دسمبر ۰۴ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد قاضی طارق احمد　　العبد محمد ظہور الحق　　گواہ شد شریف احمد

وصیت نمبر 15530 میں ممتاز بکر زوجہ مولوی ایم ابوبکر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11.12.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے غیر منقولہ جائیداد میں ایک پلاٹ چھ مرلہ واقع ترکھانوالی قادیان ہے جو خاکسار کے خاوند کے ساتھ مشترکہ ہے۔ جس میں خاکسار 1/2 حصہ کی مالک ہے جس کی موجودہ قیمت اندازاً تیس ہزار روپے ہے۔ منقولہ جائیداد کڑا طلائی 10.600 گرام قیمت 6784 بعوض حق مہر 8000 میں سے تمام زیورات طلائی ۲۲ کیرٹ کے ہیں) کڑا طلائی 18.300 گرام قیمت 11712 انگوٹھی 4.100 گرام قیمت 2624 ہار 19.500 گرام قیمت 12480 کانٹے 5.00 گرام قیمت 3200 روپے بقایا حق مہر 1216 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم ابوبکر　　الامۃ ممتاز بکر　　گواہ شد سفیر احمد شمیم

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

آج علماء اسلام اور مقتدر مسلم سیاسی حضرات اپنی دنیاوی مجبوریوں کے پیش نظر جہاد کی اسی تعریف کو پیش کرنے پر مجبور ہیں جو امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے سامنے رکھی تھی

روزنامہ ہندسماچار 16 مئی 05 کی ایک خبر جو فرائیڈے ٹائمس کے حوالے سے شائع ہوئی ہے کے مطابق:-

''پاکستان مقبوضہ کشمیر کے ایک سینئر لیڈر سردار عبد القیوم خان نے جہادی گروپوں پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کشمیر کے مقصد کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ فرائیڈے ٹائمس کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ جہاد اب ایک تجارت بن گیا ہے ان لوگوں نے اصل جہاد اور اصل مجاہدین کو بہت بدنام کیا ہے۔ اب اس جہاد کا کوئی اصل مستقبل نہیں ہے۔''

سردار عبد القیوم خان پاکستان کے ایک سینئر سیاسی لیڈر ہیں جو سیاست کے ساتھ ساتھ مذہب میں بھی اپنا دخل رکھتے ہیں۔ ضیاء الحق کے زمانے سے لیکر گزشتہ تین دہائیوں 70-80-90 میں وہ پاکستانی کشمیر کے صدر اور کئی بار وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ حالانکہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اس خطہ میں جہاد کی شروعات کروائی لیکن اب وہ خود ہی اس جہاد کو نہ صرف ایک تجارت بلکہ اصل مجاہدین کو بدنام کرنے والا قرار دیتے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج مسلم مذہبی اور سیاسی لیڈر دنیا کے حالات سے مجبور ہو کر اب اس جہاد کو چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں جس کی ہدایت آج سے سو سال قبل بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی علیہ السلام نے دی تھی اس وقت مسلمان علماء نے آپ پر اس بناء پر فتویٰ کفر لگایا تھا کہ آپ جہاد کی اس تعریف کے منکر ہیں جو وہ پیش کرتے تھے۔ لیکن آج علماء اسلام اور مقتدر مسلم سیاسی حضرات اپنی دنیاوی مجبوریوں کے پیش نظر جہاد کی اسی تعریف کو پیش کرنے پر مجبور ہیں جو امام الزمان نے ان کے سامنے رکھی تھی۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک واضح ثبوت ہے۔

بھارت میں ایڈز کی بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے

دُنیا میں ایچ آئی وی اور ایڈز کی روک تھام کے لئے کام کرنے والی تنظیم گلوبل فنڈ ٹو فائٹ نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ بھارت میں ایچ آئی وی (ایڈز) کی بیماری تیزی سے پھیل رہی ہے۔ تنظیم کے ایک عہدیدار رچرڈ فیشم نے متنبہ کیا ہے کہ یہ بیماری بھارت میں تیزی سے پھیل رہی ہے۔ اور اسے کنٹرول میں رکھنے کیلئے حکومت کی طرف سے مناسب قدم نہیں اٹھائے گئے ہیں حالانکہ بھارت کے ایڈز کنٹرول بورڈ نے ان خبروں کی تردید کی ہے فی شیم نے کہا کہ بھارت نے جنوبی افریقہ کو بھی اس معاملہ میں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ واضح ہو کہ جنوبی افریقہ میں ایچ آئی وی مریضوں کی تعداد دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو اس معاملہ کو سنجیدگی سے لینا ہوگا۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق جنوبی افریقہ کے بعد سب سے زیادہ ایچ آئی وی ایڈز کے مریض ہندوستان میں ہیں لیکن یہ سرکاری اعداد و شمار غلط ہیں۔ بھارت میں اس بیماری کے مریضوں کی تعداد دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے جولائی 2004ء میں اقوام متحدہ کی تنظیم یو این ایڈز کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق جنوبی افریقہ میں سب سے زیادہ 53 لاکھ بالغ اور 45 سے 62 لاکھ بچے ایڈز میں مبتلا ہیں۔ بھارت میں اس مرض میں مبتلا لوگوں کی تعداد 51 لاکھ بتائی گئی ہے فیشم نے متنبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بیماری مسلمانوں کے مقابلہ ہندوؤں میں تیزی سے بڑھے گی کیونکہ مسلمان ختنہ کرتے ہیں جو اس متعدی بیماری سے بچنے کا ایک محفوظ طریقہ ہے۔

(امر اُجالا ۲۱ اپریل ۲۰۰۵)

(مرسلہ رفیق احمد خان سرکل انچارج بھوانی ہریانہ)

امریکی فوج کی نئی ریسرچ کہاں تک درست فیصلہ آپ کیجئے

عراقی مزاحمین کے ہتھ کنڈوں کا مطالعہ کرتے کرتے امریکی فوج کے خفیہ ماہرین اب درج ذیل امور پر بھی ریسرچ کر رہے ہیں یعنی قرآن کا مطالعہ، اللہ سے دعا کرنا، اور جہادی لوگوں کی طرح سوچنا سیکھنا وغیرہ، امریکہ، شمالی کیرولینا کے بلیک وائر امریکی فوجی اڈے میں دو درجن امریکی فوجی ماہرین کو ایک ہفتہ کی ''جہادی تمثیل ٹریننگ'' میں ڈالا گیا۔ تاکہ ان کو اصلی تجربہ ہو۔ ان کو رواجی عرب لباس دیا جاتا ہے اندرون خانہ جوتے اتار کر رہتے ہیں۔ ان کو کہا جاتا ہے کہ تمہیں یہی سوچنا ہے کہ تم مقدس جنگجو 'جہادی' ہو اور تمہاری آرزو ہے کہ تم لڑائی میں مارے جاکر شہید ہو۔ یہ ٹریننگ لے رہے فوجی بلند آواز میں ''اللہ اکبر'' یعنی اللہ سب سے بڑا ہے اور 'الحمدللہ' یعنی تعریف اللہ ہی کی کہنے کی پریکٹس کرتے ہیں ان کو پینٹاگون کلاسیک کے چھپے قرآن کے ترجے پڑھنے کیلئے اور جائے نماز کا مصلی دیا جاتا ہے ان کو دکھایا جاتا ہے کہ کیسے نماز پڑھیں۔ ان کا انچارج فوجی افسر وائر پوردی ان کو کہتے ہیں کہ تمہارے زیادہ طاقتور ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ کافر صرف ایک بار اتوار کو ہی چرچ جاتے ہیں مگر تم رکوع اور سجدہ میں خدا کے آگے ہر روز پانچ مرتبہ جھکنا ہے۔ ہمارے پاس ایٹمی ہتھیار نہیں ہیں۔ ہمارے پاس تم ہو اور تم زیادہ طاقتور ہو۔ یہودی کتوں اور صلیبی کافروں سے بھی ان کو کھانے کیلئے سادہ نان انگوروں کے پتوں میں بھرا کھانا اور یہ سب ہاتھوں سے کھانا ہوتا ہے کوئی چھری کانٹے نہیں۔ (ٹائمز آف انڈیا 13.12.04)

شاید تجربہ کرتے کرتے ہی یہ ساحر ایمان لانے والے بن جائیں۔ (مرسلہ و ترجمہ از انگریزی ڈاکٹر عبدالرشید بدر قادیان)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

مولانا محمد اسماعیل کٹکی کا انتقال اور علماء دیوبند کا جھوٹا پروپگنڈہ

مولانا محمد اسماعیل صاحب کٹکی مورخہ ۲۰ فروری کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے مولانا مرحوم ایک جید عالم تھے۔ اُن کے انتقال پر مختلف مکتبہ فکر کے علماء اور سیاستدانوں نے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ مولانا مرحوم نے اپنی زندگی میں جو جو کام کئے ہیں اس دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ موصوف مرحوم نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں گذارا اور بالآخر جماعت احمدیہ کی ترقی کو دیکھتے دیکھتے اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اب حق اور باطل کی اصلیت اُن پر اپنے مالک حقیقی کے پاس ہی آشکار ہوگی۔ لیکن افسوس مرحوم کے انتقال کے بعد نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس علیہ آندھرا پردیس کے اراکین علماء نہایت ہی بیباکی سے جھوٹا پروپگنڈا کر رہے ہیں کہ مولانا کٹکی صاحب نے ردّ قادیانیت کے سلسلہ میں بلند پایہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ کئی کامیاب مناظرے کئے ہیں۔ مناظروں کی روداد تو چھپی ہوئی ہے جو چاہے پڑھ لے اور حقیقت معلوم کر لے۔ یہ بھی پروپگنڈا کیا جارہا ہے کہ مولانا کی وجہ سے کئی خاندان جماعت احمدیہ (قادیانیت) سے تائب ہو کر اسلام میں واپس آچکے ہیں کاش یہ علماء ان خاندانوں کی فہرست شائع کردیتے جنہوں نے اپنا تعلق جماعت سے منقطع کرلیا ہے اس کے برخلاف اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں لوگ جماعت احمدیہ مسلمہ یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوتے چلے جارہے ہیں۔

یہ بھی جھوٹا پروپیگنڈا کیا جارہا ہے کہ مولانا نے ریاست اڑیسہ میں قادیانیت کا صفایا کردیا ہے۔ یہ بھی علماء کا سراسر جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریاست اڑیسہ میں احمدیوں کی بہت بڑی تعداد ہے اور گاؤں کے گاؤں احمدی ہیں اور خود مولانا اسماعیل صاحب کٹکی کے خاندان کے سینکڑوں لوگ جماعت احمدیہ حقیقی اسلام میں شامل ہیں اور مولانا کو ہمیشہ ان کی سفید جھوٹ اور متعصبانہ پروپگنڈہ کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں اور مولانا کٹکی جو اصل میں سونگھڑہ کے رہنے والے تھے۔ اپنے اجلاسات میں اس بات کا اقرار کرتے رہے ہیں کہ میں نے ساری عمر جماعت احمدیہ کی مخالفت میں گذار دی لیکن بجائے یہ گھٹنے کے بڑھتے چلے گئے۔ اور اسی حسرت سے اس دنیا سے رخصت کر گئے۔ اس لئے ہماری مجلس علیہ علماء دیوبند سے گذارش ہے کہ خدا کا خوف کریں اور جھوٹ کا سہارا لے کر عوام الناس کو دھوکہ نہ دیں۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

معاصرین کی آراء

آج بھی غریبی ہٹانے کے منصوبوں کا روپیہ لیڈروں اور نوکرشاہوں کی جیبوں میں جارہا ہے

پلاننگ کمیشن کے نائب صدر مونٹیک سنگھ اہلو والیہ کا یہ کہنا سچ ہے کہ غریبی دور کرنے میں صحیح کامیابی اب تک نہیں مل سکی ہے لیکن سچائی کو قبول کرنے سے مسئلہ کا حل ہونے والا نہیں ہے اب جبکہ مونٹیک سنگھ اہلو والیہ یہ مان رہے ہیں کہ سماج کے سبھی طبقوں کو ترقی کا فائدہ نہیں ملا تب پھر انہیں ایسی کوئی پالیسی بنانی ہی چاہئے جس سے غریبی کے کلنک کو دور کیا جاسکے یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ آزادی کے 57 سال بعد بھی غریبی ایک بڑا مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ بھارت سب سے زیادہ غریب آبادی والا ملک ہے ایک اندازے کے مطابق یہاں 35 سے 40 کروڑ کے بیچ لوگ ابھی غریبی لائن سے نیچے زندگی گذارنے پر مجبور ہیں۔ ملک کی پالیسیاں بنانے والے حکام کیلئے یہ ایک قابل فکر بات ہونی چاہئے کہ اتنی بڑی آبادی کو بھر پیٹ کھانا تن ڈھکنے کیلئے کپڑے اور سر چھپانے کیلئے ایک عدد چھت کیوں میسر نہیں ہے۔ اس غریب آبادی کیلئے صحت اور تعلیم کی سہولیات تو ایک دور کی بات ہے اگر چہ ایک کے بعد ایک حکومتوں نے پنج سالہ منصوبوں اور دوسرے پروگراموں کے سہارے غریبی دور کرنے کی مہمات چھیڑیں لیکن زیادہ کامیاب نہیں رہے۔ یہ بات درست ہے کہ کسی بھی ملک میں غریب طبقے کو خوشحالی کا فائدہ دھیرے دھیرے ہی ملتا ہے لیکن ہمارے ملک میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا ہے جو خوشحالی کے فائدے سے محروم ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ منصوبوں کا صحیح طریقے سے نہ لاگو ہونا اور انتظامیہ میں کرپشن ہونا ہے۔ آج بھی غریبی ہٹانے کے منصوبوں کا روپیہ لیڈروں اور نوکرشاہوں کی جیبوں میں جارہا ہے ایسا نہیں ہے کہ مونٹیک سنگھ آہلو والیا ان سب باتوں سے انجان ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ اس حالت کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہو پارہے ہیں۔

(روزنامہ دینک جاگرن ۱۶ مئی ۲۰۰۵)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol : 54 Tuesday 24 May 2005 Issue No 21

Subscription
Annual Rs/- 250
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

واقعہ صلیب پر تحقیق سے ثابت ہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہونے سے بچ گئے تھے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر یُوز آسف کے نام سے سری نگر کشمیر میں واقع ہے

جرمن ٹیلی ویژن RTL-2 کی 31 مارچ 2005 کی نشریات میں قبر عیسیٰ پر رات گیارہ بج کر پچپن منٹ پر دکھائے جانے والے تحقیقی پروگرام کی رپورٹ

جرمنی کے شمال میں واقع Gottingen شہر کی مشہور یونیورسٹی Gottingen - University کے مذہبی علوم کے ماہر Theologian پروفیسر Mr. Gerd Ludemann کی تحقیقی رپورٹ جو جرمن ٹیلی ویژن RTL-2 کی 31/مارچ 2005ء کی نشریات میں رات گیارہ بج کر پچپن منٹ پر پیش کی گئی۔ الفضل انٹرنیشنل کے قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں اس کا خلاصہ اردو میں پیش ہے۔

اس مختصر رپورٹ میں کہا گیا کہ بائبل کا بیان کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا تھے اور وہ آسمان پر چلے گئے، تحقیق سے یہ بیان مشکوک ثابت ہوا ہے۔ عیسیٰ صلیب سے زندہ بچنے کے بعد، انڈیا چلے گئے تھے اور وہیں فوت ہوئے۔

اسی طرح اس میں کہا گیا کہ آج سے دو ہزار سال پہلے یورپ سے لے کر فلسطین تک رُومی حکومت تھی (فلم میں فلسطین کے لوگوں کا اس وقت کا رہن سہن دکھایا گیا۔ مثلاً کھیتی باڑی اور مستری وغیرہ کا پیشہ)۔ اس زمانہ کی قبروں کی کھدائی سے پتہ چلا ہے کہ اس وقت فلسطین میں لوگ سر کے بال چھوٹے سائز کے رکھا کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ کے سر کے بال بھی چھوٹے سائز کے تھے جیسا کہ ایک مجسمہ دکھا کر حضرت عیسیٰ کے سر کے بال گھونگریالے، چھوٹے سائز کے دکھائے گئے ہیں۔ آج کل عیسائی گرجا میں حضرت عیسیٰ کو لمبے بالوں والا آدمی بنا کر دکھایا جاتا ہے لیکن یہ غلط ہے۔

اس پروگرام میں بتایا گیا کہ یہ بات کہ حضرت عیسیٰ یہودیوں کے عبادت خانوں میں جا کر بدتمیزی کرتے تھے اور معبد کی چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے، یہ بات بھی غلط ہے۔ جبکہ مسیح لوگوں میں چل پھر کر انہیں تبلیغ کرتے تھے اور بیماروں کو اچھا کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ کے وقت رُومی حکومت کی طرف سے فلسطین کا حاکم پیلاطوس تھا۔ یہودیوں نے پیلاطوس کے سامنے شکایت کی کہ مسیح سلطنت کا باغی ہے۔ یہودی علماء کو مسیح کی تبلیغ پر غصہ آتا تھا۔

یہودا اسکریوطی کی نشاندہی پر عیسیٰ کو گرفتار کیا گیا۔ رومی حکومت کے حکم سے مسیح کو صلیب پر چڑھایا گیا۔ مگر واقعہ صلیب پر 1968 عیسوی سے جاری تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ مسیح صلیب پر مرنے سے بچ گئے تھے۔

ایک امریکن محقق نے واقعۂ صلیب کی طرز پر ایک رضا کار شخص کو (مصنوعی) صلیب پر لٹکا کر دیکھا ہے اور اس مصلوب کے دل کی دھڑکن کو ECG آلہ سے چیک کیا ہے۔ دل کی دھڑکن تھوڑی تیز مگر تسلی بخش کئی دن درکار ہوتے تھے کیونکہ مصلوب کے پاؤں میں کیل ٹھونک کر رسی سے باندھ دیئے جاتے تھے جس سے مصلوب کو تکلیف کے ساتھ ہی مگر کھڑے ہونے کی مدد مل جاتی تھی۔ اور مصلوب کو سانس آسانی سے آتی رہتی تھی۔ اگر مصلوب کو محض ہاتھ میں کیل ٹھونک کر لٹکا دیا جاتا اور پاؤں کھلے چھوڑے دیئے جاتے تو سارے جسم کا بوجھ بازوؤں پر پڑتا اور پھیپھڑوں پر کھچاؤ ہوتا اور سانس آنے میں مشکل پیش آتی اور مصلوب جلدی مر جاتا۔ مگر اس زمانہ میں ایسا نہیں ہوتا تھا بلکہ مصلوب کو تکلیف دے کر مارا جاتا تھا اور اس کا سانس جاری رکھنے کے لئے اس کے پاؤں کیل ٹھونک کر نیچے سے سپورٹ دے کر کھڑا کیا جاتا تھا۔ یہی حضرت عیسیٰ کے ساتھ ہوا۔ اس طرح سے مصلوب کئی روز تک تکلیف سے صلیب پر کھڑا رہ کر اور لٹکا رہ کر جان دیتا تھا۔

لیکن بائبل سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ تین سے چھ گھنٹے تک صلیب پر لٹکے رہے اور یہ عرصہ ان کے صلیب پر مرنے کے لئے کافی نہیں تھا۔ صلیب پر رومی سپاہی مسیح کو سرکہ اسپنج پر لگا کر پلاتے رہے۔ صلیب سے مسیح کو زندہ اتارا گیا۔ پھر انہیں یوسف آرمتیا کے سپرد کر دیا گیا جو خفیہ طور پر مسیح کا شاگرد تھا۔ یوسف آرمتیا نے مسیح کو ایک غار میں رکھ کر علاج کیا۔ ایک مرہم ان کے جسم پر لگائی۔ اس مرہم میں ٹینڈے کی طرز کا ایک پھل استعمال کیا گیا جو اس فلم میں دکھایا گیا۔ صلیب سے زندہ بچنے کے بعد مسیح مغرب کی طرف تو جا نہیں سکتے تھے کیونکہ وہاں رومی حکومت تھی جس سے مسیح کو خطرہ تھا۔ لہذا مسیح نے مشرق کی طرف انڈیا کا سفر اختیار کیا۔ مسیح فلسطین سے کشمیر (انڈیا) گئے۔ کشمیر 'بنی اسرائیل' کہتے ہیں۔ (اس قبیلہ کے لوگوں کو اس فلم میں دکھایا گیا ہے)

کشمیر (انڈیا) کے بنی اسرائیل نامی ان لوگوں کا بیان ہے کہ ہمارا جدّ امجد آج سے دو ہزار سال پہلے فلسطین سے اس علاقہ میں آیا تھا۔ اس کا نام یوز آسف (یعنی اچھا کرنے والا) تھا۔ یہی عیسیٰ تھے۔ کشمیر کے لوگوں کو اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

سرینگر، کشمیر (انڈیا) میں مسیح کی قبر "یوز آسف" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ قبر آج سے دو ہزار سال قبل اور واقعۂ صلیب کے اسّی سال بعد کی ہے۔ یہ قبر یقیناً حضرت عیسیٰ کی ہے۔

اس قبر میں حضرت عیسیٰ کو یہودی طریق کے مطابق شرقاً غرباً دفنایا گیا ہے جبکہ اس کے ساتھ ایک دوسری قبر میں ایک مسلمان کو شمالاً جنوباً دفنایا گیا ہے۔

سرینگر کشمیر کی یہ قبر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اس قبر کے ساتھ حضرت عیسیٰ کے پاؤں کے نشان دکھائے گئے ہیں جو ایک مٹی کی پلیٹ پر نقش کر کے محفوظ کئے گئے ہیں۔ ان پاؤں کے نقش میں واقعۂ صلیب کے کیلوں کے زخموں کے نشان نمایاں نظر آتے ہیں۔ یہ بھی ایک ثبوت ہے کہ یہ قبر حضرت عیسیٰ کی ہے۔

نوٹ: حضرت عیسیٰ کی قبر والے ٹیلی ویژن پروگرام کا دورانیہ چودہ منٹ تھا۔ یہ پروگرام جرمن ٹیلی ویژن RTL-2 کی ملکیت ہے اور ان کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اس ٹی وی کا انٹرنیٹ کا پتہ یہ ہے:

www.weltderwunder.de

(مرسلہ: مظفر محمود احمد۔ جرمنی)

بشکریہ الفضل لندن

طلباء کے لئے مفید معلومات

گورونانک دیو یونیورسٹی 14 جون کو

انڈر گریجوایٹ سائنسی کورسوں کے لئے جائنٹ انٹرنیس ٹیسٹ کرائے گی

گورونانک دیو یونیورسٹی کی طرف سے یونیورسٹی کیمپس میں چل رہے انڈر گریجوایٹ سائنس کورسوں کے لئے جائنٹ انٹرانس ٹیسٹ 14 جون کو کروایا جا رہا ہے۔ جس کے لئے امیدوار اپنی درخواست فارم 2 جون تک جمع کرا سکتے ہیں۔ یہ جانکاری دیتے ہوئے جے ای ٹی (یو جی) سائنسز 2005 کے کوآرڈی نیٹر پروفیسر سکھدیو سنگھ نے بتایا کہ یہ جائنٹ انٹرنیس ٹیسٹ اکیڈمک سیشن 06-2005 کے لئے 4 سالہ فارمیسی 3 سالہ بی ایم سی (انڈسٹریل مائیکرو بایولوجی) کے کورسوں میں داخلہ کے لئے ہے۔ امیدوار اس کے لئے پراسپیکٹس کم درخواست فارم یونیورسٹی کے کیشئر سے 350 روپے نقد ادا کر کے یا جے ای ٹی (یو جی) سائنسز 2005 کے کوآرڈی نیٹر کی طرف سے رجسٹرار گورونانک دیو یونیورسٹی کے نام سے 400 روپے کا امرتسر میں قابل ادائیگی بنک ڈرافٹ بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

درسی سال 06-2005 کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان مقرر کیا ہے۔

"عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی"

مقالہ میں اول اور دوئم آنے والے اُمیدواران کو مبلغ -/3500 اور -/2500 کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ:۔ مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ جو اُردو، ہندی، انگریزی میں لکھا جا سکتا ہے۔ ☆۔ مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ ☆۔ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔ ☆۔ مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔ ☆۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔ ☆۔ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔ تمام احباب جماعت خصوصاً طلباء اور طالبات سے اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ مقالہ 30.11.05 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233